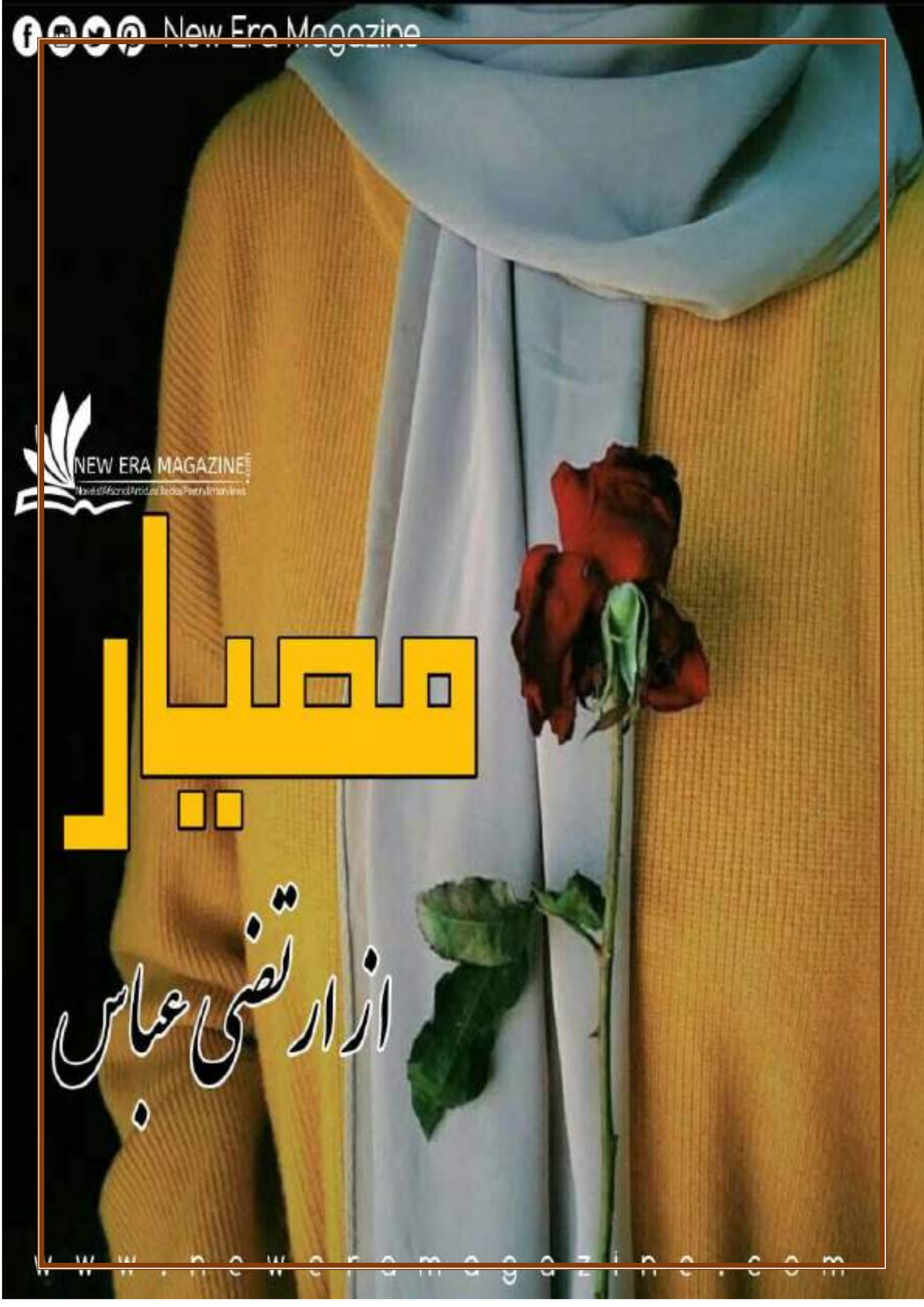
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
معیار
از ارتضی عباس
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معیار

از ارتضی عباس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ کہانی ایک لڑکی کی ہے جو لاہور شہر میں اپنی والدہ کے ساتھ ایک
کرائے کے مکان میں رہائش پزیر تھ

باپ کا سایہ سَر سے چھنتے ہی جیسے

وہ زندگی جینا بھول چکی تھی

ادھوری پڑھائی کے باعث اسے کسی دفتر میں کام ملنا ناممکن تھا تبھی وہ
ایک پرائیویٹ ادارے میں معمولی تنخواہ پر نرسری کلاس کو پڑھا رہی
تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی والدہ لوگوں کے کپڑے سیا کرتی تھیں

ایک دن اس کے گھر اسکے سُسرال والوں کی آمد ہوئی جنہیں دیکھتے ہی
وہ کمرے میں قید ہو گئی اسکی والدہ کو اس کے اِس غیر اَخلاقی رویئے
نے ان کے سامنے خاصا شرمندہ کروایا تھا

ہر مہینے کی 10 تاریخ کو وہ اُنہیں ان کے کیے وعدے یاد دلانے اور اپنی مہمان نوازی کا شرف بخشنے چلے آتے

انکی بے شرمی اور اپنی ماں کی بےبسی ہمیشہ اُسکا دل جلایا کرتی تھس یہ رشتہ اسکی والدہ کو اپنی ایک عزیزہ کے توست سے ملا تھا اور اسے آخری سہارا سمجھتے ہوئے انہوں نے قبول کر لیا رشتہ تہہ ہوتے ہی انہوں نے ٹھیک ٹھاک جہیز کی ڈیمانڈ کی تھی اور اس کے منع کرنے پر بھی اسکی والدہ راضی ہو گئیں

اپنی والدہ کی مجبوری بےبسی تو وہ ہمیشہ سے دیکھتی آئی تھی

اِس وقت میں اسے اپنی نانو یاد آئی تھیں مگر وہ تو شاید ان سے بھی زیادہ رشتوں کی زنجیروں میں قید تھیں

اِس مشکل کے وقت میں امی نا تو اپنے بھائی کے سامنے ہاتھ پھیلا سکتی تھیں جنہوں نے بچپن میں ہی انکی بیٹی کا ہاتھ مانگ لیا تھا اور نا ہی اپنی والدہ سے شکایت کر سکتی تھیں جو اپنے پوتے اور نواسی کے رشتے کی گواہ تھیں جسے ان کے پوتے نے پیروں تلے روندتے ہوئے انکار کیا تھا اور اب وہ کہیں اور منگنی کر چکا تھا

اسے اُس شخص کے نام کا سہارا دینے والے آج منہ موڑ چکے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی امی اس سے ہمیشہ معافی مانگا کرتی تھیں اور وہ چُپ چاپ وہاں سے چلی جاتی اِس سے زیادہ اپنی ماں کے آنسوؤں کا بوجھ اٹھانا مشکل تھا

اسکی شادی کے دن قریب آ رہے تھےاور ان کے گزر بسر میں تنگی بڑھتی جا رہی تھی اسکول کے معیار کو بہتر کرنے کی خاطر اسکی عمارت

سے لے کر اسٹاف تک کو بدلہ گیا تھا اور ہر غیر ضروری

شہہ اور شخص کو فارغ کر دیا گیا تھا یونہی حور اپنی نوکری کھو چکی تھی

امتحانات ختم ہوتے ہی بچے ٹیوشن چھوڑ گئے

شادی کی تیاریوں کے باعث اسکی امی لوگوں کے آرڈر وقت پہ نا پہنچا سکیں اور یوں اُنہیں کافی نقصان اٹھانا پڑا

حالات نے ان ماں بیٹی کو خود سے نظریں چُرانے پہ مجبور کر دیا تھا

گھر میں موجود کھانا صرف دو دن کا تھا اس کے بعد کیا ہو گا وہ سوچ کر ہی ڈر جاتی تھی

اگلے دن وہ صبح اپنی نانی کے گھر آئی تھی یہ مرحلہ ہر دو چار ماہ بعد اسے تہہ کرنا ہوتا تھا

مامی اور انکی بیٹی کی نظریں انکی کڑوی باتیں طنز نانی کی خاموشی امی کی

بیقدری سب اسکی نظروں کے سامنے تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی
وہ بولتی بھی تو کس کے سہارے کونسا آسرا تھا اُس کے پاس جسکی بنا پہ
وہ ان کے سوالوں کے جواب میں انکا منہ توڑ دیتی

نانی ہمیشہ کی طرح اس سے بہت پیار سے ملی تھیں جبکہ مامی کی نظریں
اور لہجہ طنزیہ تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں موجود تینوں نفوس خاموشی سے مامی کی بے تکی اور کبھی نا
ختم ہونے والی باتیں سن رہے تھے مامی اور نانی کے کہنے کے باوجود وہ
ملازمہ دوبارہ کمرے میں نہ آئی اور یہ تو ہمیشہ اُن کے ساتھ ہوتا تھا

مامی کی چلتی زبان زبان حور مزید برداشت نا کر سکی اور لان میں چلی

آئی ممانی کو اسکا یوں انکی بات کتنا خاصا ناگوار گزرا تھا

اپنے پیچھے آتی مامی کی آوازاس نے سنی تھی وہ سمجھ گئی کے اب ملازمہ کو اُس پے نظر رکھنے کا خاص حکم دیا جائے گا

تازی ہوا میں جھولے پہ بیٹھی وہ کتنی دیر اس پرسکون ماحول سے لطف اندوز ہوتی رہی جب ایک گاڑی گیراج میں داخل ہوئی تھی

اس نے گاڑی سے نکلتے شخص کو پہچان لیا تھا وہ اتنا گھبرائی کے فوراً چہرہ چھپا گئی اسے وہ شخص اپنی طرف بڑھتا محسوس ہوا جب ممانی جان نے اپنے بیٹے کو اپنی طرف بُلا لیا

اس نے چہرہ موڑتے ہوئے اُنہیں دیکھا مامی اسے یوں دیکھ رہی تھیں جیسے اس نے انکی کسی قیمتی شہہ کو قبضے میں کر لیا ہو

وہاں مزید رکنا بیکار تھا تبھی وہ امی کے پاس آ گئی تا کے اُنہیں چلنے کو کہے کمرے میں آتے ہی اسنے واپسی کا شور مچا ڈالا

نانی سے مل کروہ باہر جانے لگی جب وہ سامنے سے آتا دکھائی دیا وہ ہڑبڑا کے واپس پلٹ آئی اور کونے میں جا بیٹھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ دادی اور پھوپھو سے مل رہا تھا اسکی والدہ اُس کے سر پہ سوار تھیں

برائی کبھی اچھائی کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہمیشہ اسے قابو کرنے کو پیچھے پڑی رہتی ہے

نانی کی قاسم سے اُنہیں گھر چھوڑنے کی فریاد نے مامی کا کتنا دِل جلایا ہو گا وہ سمجھ سکتی تھی اور اسکے مان جانے پہ

ایک پل کو حور بھی حیران رہ گئی

یہ گھمنڈی شخص اب ان کے لیے اتنی تکلیف اٹھائے گا

مامی کا لال کہیں اتنے میں گھیس نا جائے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاتے ہوئے وہ مامی کے گلے لگی تھی اور مامی کیا محسوس کر رہی تھی وہ سمجھ سکتی تھی

تمام رستے اس نے صرف پھوپھو سے باتیں کی تھیں

وہ اسے اپنا چہرہ دکھانا چاہتی تھی نا اسکا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی تبھی گاڑی کے دروازے سے چپکی بیٹھی رہی

وہ اُنہیں گھر چھوڑ کے ایک پل کو نا رکا تھا

رکتا بھی کیوں آخر کو یہ گھر اس کے شایان شان نہیں اور نا ہی وہ حور

کُڑھ کے رہ گئی

نانی نے اس دن واپسی پہ امی کو بڑی خاموشی کے ساتھ کچھ رقم دی

تھی جس میں انکا گزارا ہورہا تھا

. . . . اسکی شادی کے دن اور قریب آئے تو نانی بیمار پڑ گئیں

امی کو انکی مزاج پرسی کے لیے روز جانا پڑتا کیوں کے مامی انکی خدمت .

کو بوجھ سمجھتے ہوئے ہاتھ اٹھا چکی تھیں

اسکی نانی اس سے ہمیشہ یہی کہتی تھیں

کے سہارا اس شخص کا لو جو ساری زندگی کے لیے ہاتھ تھامے بنا تعلق

کو بوجھ سمجھے

وہ تمام دن گھر میں تنہا گزارتی ہر تھوڑی دیر میں وہ امی سے بات کر کے دِل کو تسلی دیتی

شام کو اسکی امی گھر لوٹیں تو چہرے پہ تھکن اور پریشانی کے اثر تھے وہ پوچھے بنا نا رہ سکی

جواب میں وہ اپنی ماں کا یوں بات لپیٹنا سمجھ گئی تھی نانی اُسے اپنے پاس رہنے بُلا رہی تھیں اپنی اور اپنی والدہ کی حیثیت کا اندازہ ہوتے ہوئے وہ نانی کی یہ بات مان کر مامی اور انکی بیٹی کو اپنا مزاق بنانے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی مگر وہ اپنے لیئے کر بھی کیا سکتی تھی انہیں پیسوں کی ضرورت تھی اور ضرورت تو غریب کو ہمیشہ کم ظرف امیر کے قدموں میں گراتی ہے

اسکا دِل

ٹوٹا تھا

اسے نانی کی رکھوالی کے لیے چند روپے دیئے جائیں گے جس سے اسکی

شادی ہو سکے گی کیوں کے وہ ماں بیٹی پھر سے محتاج بن چکی تھیں

اوران کے پاس ماموں کی مدد قبول کرنے کے سوا کوئی چارا نہیں تھا

اس نے بےدلی سے اپنا سامان بندھا اور اگلے دن اسے لینے کو ڈرائیور آ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پہلی باراپنی نانی کے گھر رہنے جا رہی تھی صرف اِس لیے کے

اُنہیں ان لالچی سسرال والوں کا منہ بند کرنا تھا

قاسم کی غیر موجودگی کا علم ہوتے ہی وہ پُرسکون ہو گئ تھی

بڑی بےدلی سے دن کٹ رہے تھے

نانی کے کمرے میں بہت کم کوئی آتا اور ہر شخص کی آمد پہ وہ خاموشی سے چہرہ موڑے ایک کونے میں جا بیٹھتی

وہ ہر وقت نانی کے کمرے میں رہتی کسی کا سامنا کر کے خود کو شرمندہ نہیں کروانا چاہتی تھی کیوں کے سب اُسکی آمد کا مقصد جانتے تھے

اُس پہ اور نانی پہ نظر رکھی جاتی تھی وہ کیا بات کررہی ہیں کہیں کوئی پیسے کا لین دین تو نہیں ہوا ان کے درمیان ہر خبر مامی کو دی جاتی تھی

انکے گھر آئے دن ملازمہ اور مامی کے درمیان جھگڑے ہوتے جو نانی کو پریشان رکھتے کئی بار اس نے مامی اور عنایا کو ان کی چیزوں کو غائب کرتے دیکھا تھا اس نے امی اور نانی سے ذکر کیا جس پہ انہوں نے فوراً اسے خاموش کروا دیا یہ کہتے ہوئے کے اِس گھر کے سوا نانی کے پاس جانے کی کوئی جگہ نہیں اِس لیے انکی طرح وہ چُپ رہے نانی کا پل پل

جینا محال کیا جاتا تھا وہاں رہ کر ہی وہ جان پائی تھی کیوں کے اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جا رہا تھا

مامی کے مہمانوں کی آمد پہ اسے کمرے میں بند رہنے کو کہا جاتا وہ کسی کے سامنے اس کے تعارف سے خود کو شرمندہ نہیں کروانا چاہتی تھیں اس گھر میں اس نے ذہنی اور قلبی اذیت کو ہر روز برداشت کیا مگر ہر روز امتحان کم ہونے کی بجائے بڑھتے جاتے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دن جب وہ نانی کے کاموں میں مصروف تھی تو مامی کے چلانے کی آواز سنی وہ دونوں پریشان ہو کر باہر آئیں جہاں لاونج میں مامی سب ملازموں پہ چِلا رہی تھیں نانی کے پوچھنے پہ پتہ چلا کے مامی کے کمرے سے چند زیورات اور رقم غائب ہے اور نوکرانیون کا کہنا ہے کے یہ کام حور کا ہے انہوں نے حور کو کل رات مامی کی غیر موجودگی میں ان کے کمرے کی طرف جاتے دیکھا تھا

مامی کے حور کے سامان کی تلاشی کے حکم نے نانی اور ماموں کے

سامنے حور کو سُن کر دیا تھاوہ انکی چال سمجھ چُکی تھی مگر بے بس تھی

تبھی بی بی حور کا تمام سامان لائی تھیں جسکی سب کے سامنے مامی " نے خود تلاشی لی تھی وہ بے گناہ ثابت ہوئی مگر نظریں ملانے کے قابل نہ رہی

مامی جب اس سے مخاطب تھیں تو ان کے چہرے پہ چھائے تبسم نے اسے سمجھا دیا تھا کے اسے اسکی اوقات دکھائی جا رہی تھیں

ماموں اور نانی کی خاموشی پہ وہ تمام رات روتی رہی لیکن معاملا ایک دن کا نہیں تھا مامی کی بیٹی بھی پیچھے کہاں ہٹی تھی اسے ہمیشہ اِس بات کا احساس دلاتی کے وہ کتنی کم تر ہے اسکا پہناوا کسی برانڈ سے تعلق نہیں رکھتا تھا نا ہی اس کے بالوں میں ان برانڈڈ شیمپوز جیسی چمک اور خُشبو تھی وہ بالکل سادہ تھی ان معیاروں سے پاک مگر اسکی اِس سادگی کا مذاق اڑایا جاتا تھا ان نوکرانیون کے سامنے جب عنایا اپنے اور اس کے کپڑوں کا مووازنا کرتی تو وہ سب ہنس دیتیں وہ شرمندگی کے گڑھے میں گڑھی جاتی اسکی شخصیت گھر والوں کی نظر میں انکی نوکرانیون سے

بھی کم تھی

کبھی اسکا ٹاکرا مامی کے بیٹے سے ہو اِس بات کو انہوں نے ناممکن بنایا تھا وہ سمجھتی تھی کے کہیں اسکی خوبصورتی اور سادگی ان کے بیٹے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نا بن جائے

وہ خود بھی ایسا نہیں چاہتی تھی مگر ایک دن حالت نے پلٹی کھائی اور ان دونوں کا سامنا اسپتال میں کروا دیا جب نانی کو ہارٹ اٹیک کے باعث وہاں لایا گیا تھا گھر پہ اس وقت ان دونوں کے سوا کوئی موجود نہیں تھا اور نا چاہتے ہوئے بھی اسے قاسم کی مدد لینا پڑی

ماموں مامی تک اطلاع پہنچی تو وہ دوڑے چلے آئے مامی کے آنے کا مقصد نانی کی طبیعت نہیں ان کے بیٹے پہ پڑنے والا حور کا سایہ تھا وہ جلد از جلد قاسم کو وہاں سے بھیج دینا چاہتی تھیں مگر اسکی والدہ کے

آتے ہی نانی نے سب کو کمرے میں جمع کیا سب حیرت و پریشانی کی تصویر بنے نانی کو دیکھ رہے تھے جو بستر پہ لیٹیں ان سے حور اور قاسم کے نکاح کی درخواست کو ہاتھ جوڑے ہوئے تھیں

نانی کے جُڑے ہاتھ اور آنکھوں سے بہتے آنسو ماموں کو پگھلانے میں کامیاب ہوئے تھے اور یوں ممانی کی ہر کوشش کو ناکام بناتے ہوئے انکا نکاح ہو گیا تھا اِس سارے وقت میں جو دو لوگ خاموش تھے وہ تھی حور جسے ذلت کے اندھیروں میں معیار کے پردوں میں لپیٹ کر مار دیا گیا تھا اور قاسم جسکی زندگی سے حور کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا اسکے پیروں وہ رشتہ بیڑی کی طرح باندھ دیا گیا تھا جبکہ حور کی والدہ اِس فیصلے پہ دِل سے مطمئن تھیں

وہ بےدل سی رات کو گھر لوٹی تو وہاں مامی اور عنایا نے کہرام مچا رکھا تھا

میرے اکلوتے بیٹے کے لیے مجھے یہ فیصلہ کسی طور قبول نہیں "اس "
نے لاونج کے دروازے کھڑے مامی کی ہر کڑوی بات کو سنا جس میں
امی نانی اور اس پہ گھٹیا الزام لگائے جا رہے تھے

وہ آنسو بھری نظروں سے اُنہیں دیکھتی رہی جب مامی کی نظر اُس پے
پڑی تھی وہ اسے گھسٹتے ہوئے سب کے سامنے لے آئیں

مامی نے چلاتے ہوئے اسے تھپڑ دے مارا تھا جس کے باعث وہ "
لڑکھڑا کر گری میز کا کونا لگنے سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور شاید اسے
اتنی چوٹ لگنا ہی تھی تو ماموں کو ہوش آیا انہوں نے مامی کا ہاتھ کھینچتے
ہوئے حور سے دور کیا تھا وہ مزید یہ ظلم برداشت نہ کر پائی

اور چلا اُٹھی یہیں مامی کے بیٹے کو بھی ہوش آیا تھا وہ پہلی بار اس سے
براہ راست بات کر رہا تھا اوراُسکا لہجہ بیزاری لئیے ہوئے تھا مامی مزید
کچھ کہتیں ماموں نے فوراً مُداخلت کی تھی

مامی نے فیصلہ سنایا تھا کہ وہ اس گھر میں نہیں رہ سکتی عنایہ نے اپنی والدہ کا بھرپور ساتھ دیا تھا ے

ماموں نے مدد طلب نظروں سے قاسم کو دیکھا

جو کچھ پل حور کے جھکے چہرے کو دیکھتا رہا جس پہ خون بہنے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے

تبھی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے حور کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے لاونج کے دروازے کی طرف بڑھ گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مامی اور عنایا میں خوش کن نظروں کا تبادلہ ہوا تھا شاید وہ عقل کا استعمال کرلے اور حور کو باہر پھینک دے ماموں پریشان سے اُنہیں جاتے دیکھ رہے تھے تبھی انہوں نے قاسم کو اس چھوٹے مکان کی طرف جاتے دیکھا جو ان کے گھر کا ہی ایک حصہ تھا ماموں جہاں مطمئن ہوئے تھے وہیں مامی اور عنایا جل بھن اٹھیں

اس نے ملازمہ سے چابی لے کر دروازے کو کھولا اور حور کے ساتھ اندر داخل ہوا

اِس سے زیادہ کی امید نہ رکھنے کے تلقین کرتا وہ اسے ایک چھت کا سہارا دے کر یہ سمجھ رہا تھا جیسے ہر ذمہ داری پوری کر چکا ہو حور نے اسے وہاں سے پلٹتے دیکھا اور ایسا کے دوبارہ کئی ماہ اس نے کوئی خبر نہ لی نانی اور امی اس سے ملنے آیا کرتیں لیکن ممانی کی غیر موجودگی میں کچھ دیر بیٹھتیں اسے خاموشی اور صبر کے ساتھ وقت گزرنے کی تلقین کرتیں اور چلی جاتیں

وہ تمام دن خاموشی سے اپنی قسمت پہ آنسو بہاتے گزارتی جب ایک دن قسمت کو اُس پے رحم آ گیا تھا وہ شام کو نہا کر فریش سی لاؤنج میں

بیٹھی تھی جب باہر کا دروازہ کھٹکا وہ سمجھی نانی آئی ہوں گی کیوں کے
کچھ دیر پہلے اس نے مامی ماموں اور عنایا کو جاتے دیکھا تھا لیکن اسکا یہ
خیال جلد غلط ثابت ہوا تھا قاسم کو دروزاے پہ دیکھ کر شاکڈ رہ گئی

اپنی وجیہہ شخصیت لیے وہ کتنے عرصے بعد اس کے مقابل آیا تھا اسکی
حالت سے وہ اندازہ کر چکی تھی کہ وہ آفس سے آ رہا ہے

وہ اس سے ایک کپ چائے کی فرمائش کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور کو اس کے انداز نے حیران بھی کیا تھا بدگمان بھی وہ آج بھی اس
کے

وہ مقابل اپنے رشتے کے تحت نہیں ضرورت کے تحت آیا تھا

اس نے ایک طرف ہوتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا وہ اس گھر
میں کیسے قدم رکھ سکتی تھی جہاں سے اسے بےعزت کر کے نکالا گیا

تھا وہ چُپ چاپ اندر داخل ہوا اور لاؤنج میں بیٹھ گیا حور نے چائے سے پہلے اس کے سامنے کھانا رکھا تھا جسے اس نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے چکھا تھا پھر چائے کا کپ لیے کمرے کی طرف بڑھ گیا

حور کو اس کی وہاں کچھ دیر ٹھہرنے کی فرمائش نے مزید حیران کیا تھا وہ خاموش رہ گئی

وہ کئی بار پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف دیکھتی جہاں وہ اِس وقت سو رہا تھا اسے اپنی امی سے بات کرنی تھی اُنہیں آج کے واقعے کے بارے میں بتانا تھا اور کہنا تھا کے وہ آئِندَہ قاسم کو یہاں آنے سے منع کر دیں وہ مامی کے ہاتھوں مزید ذلت کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی جس رشتے کو کوئی مانتا ہی نہیں اسے نبھانا اسے منظور نہیں تھا وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی سائڈ ٹیبل سے موبائل آٹھا تے ہی وہ پلٹنے لگی جب اسکا دوپٹہ کہیں اَٹکا تھا

اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ قاسم کی گرفت میں تھا

جانے وہ نیند میں تھا کے وہ خواب دیکھ رہی تھی اس نے حور کو " پاس بلایا تھا حور اپنا دوپٹہ اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جب قاسم اس کے نقوش کو اپنی نگاہوں میں بسا رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھتے ہوئے اس کے چہرے پہ چھائے بالوں کو ہٹایا تھا وہ فوراً پیچھے ہٹنا چاہتی تھی مگر وہ اسکی ہر کوشش ناکام بنا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس رات وہ خوب روئی تھی بیٹی نواسی بھانجی بہو اور اب بیوی کتنے رشتے جُڑچکے تھے اُسکی ذات کے ساتھ مگر ہر رشتہ اسے وہ عزت دلانے میں ناکام رہا تھا جسکی وہ حقدار تھی سب اپنی ضرورت کے تحت اس سے جُڑے تھے اور سب سے بڑھ کر قاسم جو اسے بیوی کی حیثیت تو دے چکا تھا مگر اسکا اصل مقام یعنی اپنے ہم قدم رکھنے کو تیار نہیں تھا اس کے لیے وہ کسی بھی لحاظ سے برابر نہیں تھے

وہ لوگوں سے اُسے مُتعارف کروا کر اپنا مذاق نہیں بنوانا چاہتا تھا

زندگی تو وہ سمائرہ کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا جو اُسکی پسند تھی

زندگی کہ غم اندر ہی اندراُسے کھانے لگے تھے جب اپنی دوست کے توست سے اسے اپنے پرانے اسکول میں نوکری دوبارہ مل گئ یہ نوکری اس تنہائی اور ذلت کی زندگی سے نکل کر خود کے لیے جینے کا واحد سہارا تھی امی کے کہنے پر اس نے قاسم کو اِس متعلق آگاہ کیا تھا اس سے کبھی کبھار بات کر لیتا مگر چند منٹ کے لیے جس میں وہ اسکا حال دریافت کرنے کا بھی روا دار نا ہوتا حور کی نوکری کا سن کر اس نے کافی اعتراض اٹھائے مگر دادی کے کہنے پہ خاموش رہ گیا

وہ بھی اپنے دِل کے دکھ کو بیان کر نے لگتیں جب بھی حور سے ملتیں تو اسکی بد ترحالت دیکھ کر انکا دِل خون کے آنسو روتا

وہ خاموشی سے دادی کے کمرے سے پلٹ آیا

حور نے جینا سیکھا ہی تھا کہ اس کے قدموں میں ایک نئے رشتے کی زنجیر آ بندھی جس نے اسکی زبان پہ قفل ڈال دیئے یہ خبر ان کے گھر میں آگ کی طرح پھیلی تھی جہاں دادی اور امی کی خوشی کی انتہا نہ تھی وہیں مامی اور عنایا بھڑک اٹھیں

مامی کے منہ سے کئی غلیظ جملے اسے اور امی کو سننے کو ملے تھے وہ تو نانی کی بُزرگی کا ہی احترام کھو بیٹھی تھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان باتوں نے اسکا دماغ بند کر دیا تھا وہ پھر سے خود کو رسواء کر چکی تھی جیسے زندگی کا ہر امتحان اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا تھا

وہ پہلے بھی کسی کے سامنے نہیں جاتی تھی اب تو مارے شرمندگی کے خود کو ہی چھُپا بیٹھی تھی

مامی نے قاسم سے اِس خبر کو چھپانے کی پوری کوشش کی مگر دادی کے ہاتھ موقع آ ہی گیا اور انہوں نے اسے سچائی سے آگاہ کیا چند پل کے لئیے تو وہ بھی شاکڈ رہ گیا

اس معاملے پر کئ دن غور کرنے کے بعد

آج وہ اس سے ملاقات کے لیے آ ہی گیا

وہ اسے نوکری چھوڑنے کو کہہ رہا تھا جبکہ تنہائی کے ڈر سے وہ کسی طور اُس بات پہ راضی نہ تھی

اس ضدی لڑکی سے بحث کرنا بیکار تھا وہ اسکے وجود ساتھ لپٹی وہ بیڑی اپنی گرفت مضبوط کر رہی تھی وہ چاہ کر بھی خود کو اس سے غافل نہیں رکھ پا رہا تھا اسے بزنس ٹور پہ باہر کے ملک جانا پڑا اور حور کو یوں اکیلے چھوڑنا اسے بالکل منظور نہیں تھا تبھی اسکی درخواست پہ پھوپھو حور پاس رہنے چلی آئیں

وہ جانتا تھا اُسکی غیر موجودگی میں وہ اپنا خیال نہیں رکھے گی وہ ضدی لڑکی ضرور خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی اس نے دادی سےاُسکا خیال رکھنے کی درخواست کی تو وہ اسےڈانٹنے سمجھانے لگیں دادی ٹھیک ٹھاک سنانے کے بعد منہ موڑے تسبیح کرنے لگیں وہ چُپ چاپ وہاں سے واپس پلٹ آیا

جاتے ہوئے اس نے حور سے ملاقات نہیں کی تھی اس ضدی لڑکی کی انا اب ان کے درمیان موجود رشتے کو مزید الجھا رہی تھی وہ اسے اور خود کو وقت دینا چاہتا تھا اور یہ وقت کئی مہینوں پہ محیط ہو چکا تھا

مامی بھی اپنی سازشوں سے پیچھے نہیں ہٹی تھیں حور کے کردار کو قاسم کی نظر میں گرانے کو انہوں نے اسکے سٹاف میمبر کی مدد لی تھی وہ تصاویر میسجز کالز قاسم کو کسی دوست کے ذریعے وصول ہوئے تھےاسکے قریبی دوست اسکی شادی اور حور کی آزادانہ فطرت کے متعلق اس سے سوال کرنے لگے تھے اور نتیجتاً وہ ان سے جھگڑ پڑتا وہ یقین نہ

کر پاتا کہ معصوم سی دکھنے والی وہ لڑکی اس قدر بےباک تھی ایک روز دادی نے اسے حور کی طبعیت کے متعلق اطلاع دینے کو فون کیا تب وہ اپنی منگیتر ساتھ ڈنر کے لیے باہر آیا ہوا تھا

وہ تو اسکے نام سے بھی نفرت کرنے لگا تھا تبھی دادی سے بھی الجھ پڑا

وہ بھی اسکی دادی تھیں اسے فیصلہ سُناتیں فون کاٹ گئیں وہ پھر سے کشمکش میں مبتلا ہو چکا تھا سائرہ سے اس نے ہر بات چھپا رکھی تھی تبھی اس کے پوچھنے پر بھی وہ اسے کچھ بتا نا سکا

اسکی والدہ اسے نوکری پہ جانے سے روک رہی تھیں مگر وہ بضد تھی ان آخری ایام میں اسکی حالت قابلِ رحم ہو چکی تھی

اس کے دکھی الفاظ اسکی والدہ اور نانی کو خاموش کروا جاتے وہ ان سے زیادہ نہیں صرف جینے کا حق مانگ رہی تھی جس سے وہ انکار نا کر سکیں مگر اسکی یہ ضد اسے نقصان پہنچا گئی انکا ڈر سہی ثابت ہوا تھا اور

حور اسکول پہنچتے ہی بے ہوش ہو گئی اسکول انتظامیہ نے اسے اسپتال پہنچایا اور اس کے گھر اطلاع دی نانی اور امی پریشان سی وہاں پہنچیں جب اُنہیں اس کے آپریشن کی اطلاع دی گئی یہ وقت سے بہت پہلے ہو رہا تھا جس نے انکی پریشانی کو دگنا کر دیا تھا مگر انکی دعاؤں میں کمی نہ آئی

حور کو بیٹے کی نعمت سے نواز دیا گیا تھا وہ اپنی والدہ سے مل کر زار و قطار روئی تھی قدرت نے اسے ایک عظیم رشتہ عطا کیا تھا ایک سہارا دیا

اس نے عہد کیا تھا جو کمی اسکی زندگی میں اس کے باپ کے جانے سے پیدا ہوئی تھی وہ اپنے بیٹے کو ان کا شکار ہونے نہیں دے گی اپنے بکھرے وجود کو اپنی اولاد کی خاطر سمیٹے گی

اسکا سہارا بنے گی یوں کے اسے اپنے باپ کی کبھی ضرورت محسوس نا ہو اسے اپنے بیٹے کو ان معیاری لوگوں جیسا نہیں بنانا تھا جن کے

نزدیک وہ ایک مٹی کا پتلا تھی جسے جب چاہا اپنی پسند کے پُتلا بنا دیا

پوتے کی خوشخبری نے جیسے ان سب کے دلوں کو موم کردیا تھا مامی صدقے واری گئی تھیں اپنے وارث پہ جس نے سبکو حیران کر دیا تھا مگر حور پہ اس پیار محبت کا اثر نا ہوا تھا یہ دوغلا پن اسے ایک آنکھ نا بھایا تھا وہ سمجھ چکی تھی کے وہ

اس سے اسکا بیٹا دور کرنا چاہتے تھے

اپنے جیسا معیاری اور پیسے کو پوجنے والا ایک اور شخص ان کے خاندان کا حصہ بن جائے وہ ایسا ہرگز ہونے نہیں دے گی

اس نے اپنے بیٹے کو مامی کی گود سے لیا توسب حیران رہ گئے

مامی کی ضد کے باوجود ماموں اُنہیں اور عنایا کو لیے پلٹ گئے تھے

اس نے حیرت سے امی کو دیکھا تھا جو اتنی مشکلات سہنے کے بعد بھی اسے سب بھولا کر آگے بڑھنے کو کہہ رہی تھیں کس قدر نرم دِل رکھتی تھیں وہ لیکن اس میں اب یہ ہمت نہیں تھی

وقت کو گزرنا تھا وہ اپنی رفتار سے گزرتا رہا مگر حور کے لیے ہر دن جیسے سالوں پہ محیط ہو گیا تھا وہ کتنا بھی خود کو اس شخص سے بیزار ظاہر کرتی دِل میں کہیں نا کہیں اس کے پلٹ آنے کی امید تھی

وہ جب جب ابراہیم کو دیکھتی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے اسنے باپ کے سائے سے محروم اِس دُنیا میں آنکھیں کھولی تھیں وہ کیسا دن تھا اسکی زندگی کا کے باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وہ یتیموں کی طرح دُنیا میں آیا تھا یہ درد کافی تھا حور کو باقی کی زندگی کاٹنے کے لیے شاید وہ بھی اپنی ماں جیسا نصیب لے کرپیدا ہوا تھا

قاسم کو اسکی والدہ نے جب خوشخبری سنائی تو وہ سمجھ نا پایا کے اس کے اپنے دِل میں موجود ان ملے جُلے تاثُرات کا اظہار کیسے کرے وہ شکر گزر تھا اپنے خدا کا جس نے اسے اِس عظیم نعمت سے نوازا حور کا رویہ اور مامی کی پیدا کی گئی وہ بدگمانی اُس کے دل میں ڈیرے ڈال چُکی تھی وہ اِس سے زیادہ ان کے

لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا

اب اسے اپنے قدم اس ملک میں جمانے تھے اپنا خواب اور سمائرہ کو پانا تھا دادی اُسے ابراہیم کے متعلق خبر دیتی رہتیں مگر انکی نصیحتیں اسے مزید بیزار کر دیتیں

چار سال بعد

اسکی کوشش میں کہیں پاکستان واپس آنا نہیں تھا مگر یہ قدرت کا اتفاق تھا کے جس کمپنی سے انکی ڈیل ہونا تھی وہ چاہتی تھی کے یہ ڈیل پاکستان میں ہو اور وہ فائدہ اسے پاکستان کھینچ لایا

اس نے کھڑکی کا پردہ پھیلاتے ہوئے ابراہیم کا بازو تھاما اور کھڑی سے دور لے آئی چار سال کی عمر میں وہ اپنی والدہ کا یہ گریز سمجھ نہیں سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا "اس کے منہ سے ادا ہونے والے اس لفظ نے حور کے بڑھتے " قدموں کو روکا تھا

اس نے حیرت اور غصے کے ملے جُلے تاثرات سے اسے دیکھا تھا

شکل و صورت میں باپ سے مشابہت رکھنے کے باوجود حور اُس پہ قاسم کا سایہ پڑنے نہیں دینا چاہتی تھی کے کہیں اسکی خصلت اور

عادت بھی باپ کے مشابہ نا ہو جائیں وہ ابراہیم کے معاملے میں کس قدر حساس تھی یہ سب جان چکے تھے اپنے سوا وہ اسے کسی کے نزدیک جانے نہیں دیتی وہ ڈرتی تھی یہ رشتے کہیں اس کے بیٹے کو بھی وہی اذیت نا پہنچائیں جو اسے پہنچا چکے تھے

ابراہیم کی زندگی میں صرف ماما کی جگہ ہے اور کسی کی نہیں ٹھیک ہے ؟ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھے وہ اسکی زبان اور لہجے میں پھر سے روز کا سبق دوہرا رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ماما "اسکا اعتراف حور کو پرسکون کر جاتا اس کے دِل میں اپنے بیٹے کے چھن جانے کے ڈر کو کم کر جاتا اس نے ابراہیم کے گال چومتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا

وہ روز صبح ابراہیم کے جاگنے سے پہلے کام پہ چلی جایا کرتی تھی وہ اسے معلوم نہیں ہونے دینا چاہتی تھی کے وہ کیا کام کرتی ہے اپنے بیٹے کو ہرآسائش اور آرام پہنچانے کی خاطر وہ دو دو نوکریاں کر رہی تھی اپنی اسکول کی نوکری کے ساتھ ساتھ اس نے مامی کی ملازمت کو بھی قبول کیا تھا اسے پیسوں کی ضرورت تھی جب کے مامی کو نوکرانی کی

وہ لاؤنج میں پہنچی جب مامی اسے وہیں بیٹھی نظر آئیں اس نے اپنے ہاتھ میں موجود سامان کو ایک طرف رکھا جس پے مامی کی نظریں جمی تھیں وہ بنا کچھ سوال کیے وہاں سے چلی گئی جب مامی نے سامنے سے آتی عنایا کو اشارہ کرتے ہوئے اس کے شوپرز کو لانے کا کہا عنایا نے وہ سامان مامی کے حوالے کیا جس میں چند قیمتی کھلونے موجود تھے

مامی کو وہ کھلونے نفرت سے توڑتے دیکھ کر عنایا حیران رہ گئ

انہوں نے نفرت سے بڑبڑاتے ہوئے اس سامان کو ایک طرف پھینکا اور آگے بڑھ گئیں عنایا بھی اس سامان کو پیر سے ہٹاتی ماں کے پیچھے چل

دی

حور جو انکے پیر دبانے کے حکم پہ حیران تھی صبر کا گھونٹ بھرتی "
آگے بڑھی

مامی کے پیر دباتے ہوئے آنکھوں میں چھلکتے آنسوؤں کو وہ بڑی خاموشی
سے چھپا گئی تھی

مامی نے پیر سے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کرختی سے اُسے جانے کو کہا
وہ ایک پل بھی وہاں مزید نہیں رکی تھی

شام 6 بجے تک وہ تمام کھانا تیار کر چکی تھی اس نے جانے سے پہلے
عنایا کو اطلاع دی تھی لاؤنج سے سامان آٹھا تے ہی وہ وہاں سے چلی
گئی اب نانی سے ملنے کو وہ وہاں نہیں رکتی تھی وہ خود ہی اس سے ملنے
آ جایا کرتی تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گھر داخل ہوئی تو لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھے ابراہیم پہ نظر گئی اسے دیکھتے ہی جہاں حور کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی وہی وہ ناراضگی سے منہ پھیر گیا حور کا دِل سہم گیا وہ فوراً اس کے پاس آئی تھی اسے گلے سے لگائے وہ بے چینی سے اُسکی ناراضگی کی وجہ پوچھنے لگی

تبھی سامنے کے دروزاے سے نانی آئی تھیں اس کے گال چُومتی وہ اس کے پاس ہی آ بیٹھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج وہ حور کے سامنے وہی سوال لے کر کھڑا تھا جن کے جواب دینے سے وہ کاتراتی تھی

حور کے بڑے گھر آنے کی وجہ نانی ابراہیم کو سمجھانے لگیں حور نے

تشکرانا نظروں سے نانی کو دیکھا وہ کتنا بھی خود کو مضبوط ثابت کر دیتی
مگر اندر سے وہ آج بھی وہی کمزور حور تھی

نانی نے حور کا لایا سامان جیسے ہی کھولا ایک پل کو حیران رہ گئیں

ان کی توجہ دلانے پہ حور نے جیسے ہی وہ سامان دیکھا خود بھی ہکا بکا رہ
گئی وہ پریشان سی ان ٹوٹے کھلونے کو میز پہ پھیلا دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم اپنے کھلونوں کا وہ حال دیکھ کر روتے ہوئے وہاں سے چلا گیا
حور کے دِل میں اس کی ناراضگی بری طرح چبھی تھی اسکی آنکھوں سے
آنسو بہہ گئے نانی اسے دلاسہ دینے لگیں

ابراہیم جو کمرے کے دروازے میں کھڑا اپنے باپ کے متعلق کہے گئے

ماں کے الفاظ بڑے غور سے سن رہا تھا اس کے دِل میں جیسے وہ الفاظ گھر کر گئے تھے اس نے کمرے کا دروزاہ بند کیا اور سائڈ ٹیبل میں رکھی اپنی ڈرائنگ بُک کو نکالا تھا آج آخری بار وہ اس پینٹینگ کو دیکھ رہا تھا جس میں وہ تھا اسکی ماما تھیں اور اس کے بابا تھے اس نے غصے سے اس پینٹینگ کو ہاتھ میں دبوچا اور دور پھینک دیا

رات جب حور کمرے میں آئی تو وہی پینٹینگ اس کے پیروں سے ٹکرائی تھی اس نے حیرت سے اس پینٹینگ کو دیکھا تھا پھر بیڈ پہ سسکیاں لیتے ابراھیم کے پاس آ بیٹھی وہ فوراً حور کے گلے لگا یا اس کے آنسو پونچتے ہوئے اسکی پیشانی کو چوما

حور کے سو جانے کے بعد وہ کتنی دیر جاگتا رہا جب نیند نا آئی تو مزید بستر پہ ٹک نا سکا کمرے سے باہر آ کر اس نے ان ٹوٹے کھلونوں کو اٹھایا اور اسٹور میں ایک طرف چھپایا اور بال اٹھائے گھر سے باہر آ گیا کھیلنے کے دوران اس نے بال کو اچھالا جو بڑے گھر کے لان میں جا

گری وہ سہم گیا تھا اس طرف جانے کی اسے اِجازَت نہیں تھی وہ کشمکش میں گھرا کتنی بار آگے بڑھا اور کتنی بار پلٹا تھاوہ جانے لگا جب اس کے قدموں سے کوئی شہہ ٹکرائی تھی وہ فوراً پلٹا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ڈر کے پیچھے ہٹا تھا

اس مے بال لینے سے انکار کیا تو وہ شخص اسکی بال لیے بڑے گھر کی طرف بڑھ گیا وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پایا اور مایوسی سے پلٹ آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری رات وہ بال واپس لانے کے طریقے سوچتا رہا

اگلی صبح حور کے گھر سے نکلتے ہی وہ بال واپس لینے بڑے گھر چلا آیا

بال ملتے ہی واپس آجاؤں گا ماما کہتیں ہیں نا کسی اجنبی سے بات کرنی " ہے نا کچھ لینا ہے "اس نے بہت خاموشی اور احتیاط سے بڑے گھر میں قدم رکھا تھا

اسے لاؤنج کے ایک کونے میں پڑی اپنی بال دکھائی دی وہ فوراً آگے

بڑھا اور بال اٹھا لی پلٹنے پہ وہ کسی سے ٹکرایا تھا اس نے سہمی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے بال کے متعلق تفتیش کرنے لگا جسکا ابراہیم نے خاصا برا منایا تھا وہ اُسے گھورتا اور بال وہیں پھینکتا بھاگ گیا

قاسم کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی اسے وہ بچہ خاصا دلچسپ لگا تھا

وہ گھر پہنچا تو سامنے حور کو دیکھ کر حیران رہ گیا

حور اسکو یوں ہڑبڑایا دیکھ کر چونکی تھی وہ نظریں چُرائے اپنی غیر موجودگی کی وجہ بیان کر رہا تھا حور کو اسکا یہ انداز تھوڑا مشکوک لگا تھا مزید تفتیش پہ وہ غصے سے چیختا کمرے میں چلا گیا حور نے حیرت سے اپنی والدہ کی دیکھا تو وہ کندھے اچکا گئیں

امی کے روکنے پر وہ اس کے پاس نا گئی رات کھانے پر بھی وہ خاموش رہا اور کھانا کھاتے ہی کمرے میں چلا گیا وہ ابراہیم کی طرف سے پہل

کی منتظر تھی

اسکول سے واپسی پر وہ امامی کی طرف جا رہی تھی جب وہ سامنے سے آتی دکھائی دیں

" اچھا ہوا تم یہیں نظر آ گئی "

" میں آ ہی رہی تھی مامی "

اسکی ضرورت نہیں کچھ دن کے لیے میں نے نئی ماسی کو رکھا ہے "

اسکا کام پسند آیا تو رکھ لوں گی ورنہ تم تو یہیں ہو "وہ ششدر سی مامی کو دیکھنے لگی

" .... پر مامی "

اچھا اب میں چلتی ہوں "وہ مزید کچھ کہے سنے بنا چلی گئیں حور " دُکھی دِل کے ساتھ گھر لوٹی تھی ابراہیم جو کھڑکی سے کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا ماں کے پہنچتے ہی دروازے میں آ کھڑا ہوا حور اسے دیکھے بنا ہی

NEW ERA MAGAZINE.com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگے بڑھ گئی

ماما کیا ہوا ؟ کیا آپ ٹھیک ہیں ؟ "وہ حور جتنی ہی حساس طبیعت " رکھتا تھا تبھی بیچینی سے پوچھنے لگا حور اسکی جانب دیکھ کے مسکرائی تھی

" میں ٹھیک ہوں .... کیا آپ نے کھانا کھایا ؟ "

" نہیں میں آپ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا "

میں ابھی کھانا لگاتی ہوں آپ کے لیے "حور کچن کی طرف بڑھ گئی " امی اور نانی کو آج ایک عزیزہ کی عیادت کے لیے جانا تھا تمام دن اس نے ابراہیم کے ساتھ گزارا تھا بہت عرصے بعد وہ ابراہیم کو اتنا وقت دے پائی تھی مگر دِل میں یہ کھٹکا تھا کے اسے اِس وقت کی نہیں اپنی زندگی آسائشوں کی ضرورت ہے جس کے لیے حور کو اب ایک نئی راہ تلاش کرنی تھی

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے ماما "رات حور جب ابراہیم کے پاس لیٹی " اپنی سوچوں میں گُم تھی تب اس نے حور کو مخاطب کیا تھا

" کہو بیٹا "

" ماما میں نے آپ سے ایک بات چھپائی ہے "

کیسی بات ؟ کیا ہوا ہے ؟ "وہ الرٹ ہوئی تھی ابراہیم نے اُس دن " کا واقعہ بتایا تو اسکا دِل گھبرا گیا

ابراہیم کیا میں نے تمہیں وہاں جانے سے روکا تھا ؟ تم نے ماما کی " بات کیوں نہیں مانی ؟ "اس کے غصہ کرنے پہ ابراہیم سہم گیا

" آئی 'ایم سوری ماما میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا "

" اور ماما کیسے یقین کریں آپکی بات کا ؟

آئی پرامس ماما اگر میں نے ایسا کیا تو آپ مجھ سے بات مت کیجیے گا " حور کے چہرے پہ چھائی سختی میں کچھ کمی آئی تھی "

ابراہیم پلیز ایسا کچھ مت کرنا جو ماما کے لیے ذلت کا سبب بنے "وہ " اسے گلے لگائے دِل میں کہہ رہی تھی اس انکشاف نے اسکا دِل دہلا دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات وہ کھڑکی میں کھڑی امی اور نانی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب ایک گاڑی پورچ میں رکی اندھیرے کے باعث وہ ان دو افراد کے سائے سے اتنا ہی اندازہ لگا سکی تھی کے ان میں ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی جانے کیوں اس کے ذہن میں ایک پل کو قاسم کا چہرہ لہرایا تھا مگر وہ فوراً اپنا خیال جھٹک گئی زندگی نے اس شخص کو پلٹ آنے کے بہت اہم مواقع فراہم کیے تھے پر جب وہ اس وقت نہیں پلٹا تو اب اسے واپس کیوں آنا تھا وہ واپس پلٹنے لگی جب باہر پھر سے شور اٹھا تھا امی اور نانی آ چکی تھیں وہ دروزاے کی طرف بڑھی نانی کو گاڑی سے اترنے میں مدد دینی تھی گاڑی تک پہنچی تو نانی کی مدد کے لیے پہلے ہی کوئی موجود تھا جسے دیکھ کر حور کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی اس کے لڑکھڑاتے قدموں کو امی نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے سنبھالا تھا وہ نانی کو لیے اندر چلا گیا

جب کے امی اُسے بمشکل اپنے ساتھ واپاس لائی تھیں

امی وہ وہ . . . . .وہ آ گیا "وہ گہرے صدمے کا شکار "

تھی امی نے اس کے ہاتھ میں موجود پانی کا گلاس دیکھا جو کانپ رہا تھا

انہوں نے گلاس پکڑتے ہوئے میز پہ رکھا اور اسے گلے سے لگا لیا

امی وہ مجھ سے ابراہیم کو چھیننے آیا ہے وہ میرے جینے کے آخری "

سہارے کو چھیننے آیا ہے "وہ رو رہی تھی تڑپ رہی تھی

" ایسا کچھ نہیں ہو گا حور . . . . .حوصلہ رکھو "

امی مجھے اپنے بیٹے کو نہیں کھونا . . . . .امی وہ صرف میرا "

ہے "تمام رات وہ اِس خوف کے زیر اثر سو نہیں پائی تھی ابراہیم کا

گھر سے نکلنا بند ہو چکا تھا اس کھڑکی کو بھی بند کر چکی تھی تا کے

ابراہیم پہ کسی کی نظر نا پڑے اس سختی نے ابراہیم کو مزید سہما دیا تھا

حور کا لہجہ سخت رہنے لگا تھا وہ اسے بات بے بات ٹوکنے لگی تھی نانی

اور امی کے سمجھانے کا بھی اُس پے کوئی اثر نا ہوا تھا اور اب اس نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس گھر کو چھوڑنے کی ٹھان لی تھی

تم کیا کہہ رہی ہو حور ان حالات میں تم کہاں گھر لے سکو گی ؟ "

کیسے رہو گی ؟ "امی اسے دانٹ رہی تھیں

" ہم پہلے بھی اکیلے رہتے تھے امی "

وہ وقت اور تھا وہ ہماری زندگی تھی جس سے کسی کا کوئی تعلق نہیں "

" تھا

" اب بھی کچھ نہیں بدلہ امی "

سب بَدَل چکا ہے حور تم کنواری نہیں ہو تم پہ ایک بچے کی "

" ذمہداری ہے اور اسے پُورا کرنا تمہارا فرض ہے

میں کہیں اور رہ کر بھی اِس فرض کو پُورا کر سکتی ہوں امی مگر اس "

" شخص کے ہاتھوں پھر سے مات نہیں کھاؤں گی

اپنی حیثیت کو سمجھو حور تم اب بھی اس کے مقابل کھڑی نہیں ہو "

سکتی وہ تب بھی ہر شعبہ میں تم سے اونچا تھا اور اب بھی ہے وہ اپنے

www.neweramagazine.com

" بیٹے کو لینا چاھے گا تو اسے تمہاری طرح جدوجہد نہیں کرنا پڑے گی

حور نے زخمی نظروں سے ماں کو دیکھا تھا

آج بھی وہ اِس معیار کے نیچے دبی تھی

اِس گھر کی چار دیواری کی تمہیں ضرورت ہے اگر ابراہیم کو چاہتی ہو "

تو اِس چار دیواری سے باہر نکلنے کی سوچنا بھی مت ورنہ پھر سے ایک

خالی زندگی جینے پہ مجبور ہو جاؤ گی اپنے بیٹے کی خاطر تمہیں یہ قربانی

دینی ہوگی ورنہ اپنے لیے اِس زمین کو بھی تنگ کر لو گی "وہ چہرہ جھکا

گئی کتنی کمزور تھی وہ ماں کے لفظوں سے ہی ہار چکی تھی اس معیاری

اور اعلی حیثیت رکھنے والے شخص کا مقابلہ کیسے کرتی

اسکول کے بعد اسے آجاپنیب نئ نوکری کے لیے جانا تھا اسے ایک آفس

میں معمولی جاب ملی تھی وہ صبح گھر سے نکل رہی تھی جب اس نے

بڑے گھر سے ایک ملازمہ کو آتے دیکھا

" آپکو بلا رہے ہیں "

" مجھے کون بلا رہا ہے ؟ "

جی صاحب جی بلا رہے ہیں "حور نے سر ہلایا تھا وہ ماموں جان سے " خود بھی بات کرنا چاہتی تھی تبھی ملازمہ کے ساتھ چل دی

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے آس پاس نظر دوڑائی تھی لاؤنج خالی تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" کہاں ہیں وہ ؟ "

اوپر اسٹڈی میں ہیں "حور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی یہ وقت " ماموں سے بات کرنے کو بہترین تھا مامی کے سوتے میں وہ ان سے بہتر طریقے سے اپنا مدعہ بیان کر سکتی تھی وہ دروازے پہ دستک دے کر اندر داخل ہوئی

ماموں " .... کھڑکی میں کھڑے قاسم کو دیکھ کر "

اس کے پیر اپنی جگہ جام گئے

کیسی ہو ؟ "اس کے مقابل آتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا حور "
پتھرائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں "اس نے حور کے بازو پہ ہاتھ رکھنا چاہا "
جب وہ بدک کے پیچھے ہٹی تھی وہ پلٹنے لگی جب قاسم نے اسکا ہاتھ تھاما
وہ شاکڈ رہ گئی ذہن میں ماضی کی کئی یادیں لہرا گئیں اپنے بےمول
ہونے کا دکھ جیسے اس کے دِل پہ لگے زخموں کو پھر سے چیر گیا تھا اس
نے فوراً اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروایا تھا

مجھے لگا تم میرے بیٹے کے ساتھ آؤ گی یہاں کہاں ہے وہ ؟ "اسکا "
دِل ابراہیم کے ذکر پہ سہما تھا

میرے بیٹے کا نام آئندہ اپنی زبان پہ مت لانا وہ صرف میرا ہے آپ "
سب کا اُس پے کوئی حق نہیں "اس نے مضبوط لہجے میں اسے وارن کیا
تھا وہ مسکرا دیا

یہ تو تم بھی جانتی ہو اُس پے کون کتنا حق رکھتا ہے خود کو بیوقوف "

" بنانے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا میں اس سے ملنا چاہتا ہوں

اب کیوں ملنا چاہتے ہیں آپ اس سے جس وقت ہمیں آپکی ضرورت "

" تھی تب آپ موجود نہیں تھے ہم نے آپ کے بنا جینا سیکھ لیا ہے

تمہاری اسی سوچ نے مجھے تم سے دور کیا ہے حور مگر اپنے بیٹے پر "

میں اِس سوچ کو اثر انداز ہونے نہیں دو گا صرف تمہاری ضد کی خاطر

" میں اب تک خاموش رہا ہوں

" . . . . میری ضد یا اپنی عیاشی "

حور " . . . . .وہ سختی سے اسے ٹوک گیا "

آپ جیسے شخص کا سایہ میں اُس پہ کبھی پڑنے نہیں دو گی چاھے اس "

" کے لیے مجھے اسے یہی کیوں نہیں کہنا پرے کے اسکا باپ نہیں ہے

قاسم نے سختی سے اسکا بازو جکڑتے ہوئے اپنی جانب کھینچا تھا

میں وہ حور نہیں رہی جسے آپ جیسے لوگوں نے اپنے معیار اور "

اسٹیٹس کی خاطر پیروں تلے کچل دیا اب آپ کے سامنے ایک ماں کھڑی ہے جو اپنے بیٹے کو زمانے کی اِس جہالت سے لڑنا سکھائے گی اور جب تک وہ آپکا غرور خاک میں نہیں ملا دیتا تب تک وہ آپ کے مقابل نہیں آئے گا "اسے دور دھکیلتی وہ واپس پلٹ آئی

اتنا سیاہ کردار رکھ کر بھی وہ کیسے اسکے سامنے تن کر کھڑی تھی اس بےباکی نے قاسم کو کھولا دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے سمجھنے کی کوشش کرو قاسم جس طرح سے وہ اب تک زندگی " جیتی آئی ہے جانے کتنا وقت لگے گا اسے ان صدموں سے سنبھلنے میں اس نے دادی کو انکی نواسی کے الفاظ سنا دیئے تھے وہ اپنا ضبط اور " دادی کو دلائے یقین کو آزما رہا تھا ورنہ اس لڑکی کا دماغ ٹھکانے لگا دیتا جو اس کے اور ابراہیم کے رستے میں دیوار بن کر کھڑی تھی

دادی نے اسے ابراہیم کی تصویر دکھائی تھی وہ حیران ہوا تھا اس بچے سے پہلے بھی اسکی ملاقات ہو چکی تھی مگر کب وہ یہ بھول چکا تھا آنے والے چند دنوں میں اسکا سامنا ابراہیم سے ہوتا رہا جب حور سے بامشکل اجازت لے کر وہ اپنے گھر کے چھوٹے سے لان میں بال کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ کتنی بار اسکی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتا مگر حور کی کہی باتیں اسے روک دیتیں جانے وہ اس کے دِل میں قاسم کے لیے کتنی کرواہٹ بھر چکی ہوگی مگر وہ زیادہ دیر خود کو روک نہ سکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور ابراہیم کو چھوڑنے کیلئے زویا کے پاس جا رہی تھی جب قاسم اس وقت اپنی گاڑی لیے ان کے راستے میں آ کھڑا ہوا حور کے سختی سے جواب دینے پر اسے گاڑی سے نکلنا پڑا

تم اب بھی میری بیوی اور میرے حکم کے تابع ہو یہ سوچ کر میری " کہی باتوں پہ اعتراض اٹھایا کرو "اس کے ہاتھ سے ابراہیم کا بیگ چھینتے

ہوئے اس نے گاڑی کا دروزاہ کھولا تھا ابراہیم جو خوف کے مارے ماں کے ساتھ چپک کے کھڑا تھا حور سے گاڑی میں بیٹھنے کو کہنے لگا وہ نہیں چاہتا تھا یہ شخص اسے یا اسکی ماں کو نقصان پہنچائے

ماما پلیز "اس نے حور کا ہاتھ زور سے تھما تھا حور قاسم کو زہریلی " نظروں سے دیکھتی گاڑی میں بیٹھ گئ قاسم کے چہرے پہ ہلکا سا تبسم تھا وہ پہلی بار اس لڑکی کی ضد کے سامنے آڑا تھا اور اس کا مطلب یہ اخز کیا تھا وہ بھی اسے ہارا سکتا ہے

تمھیں کہاں جانا ہے "ابراہیم کو کیفے چھوڑنے کے بعد قاسم کے " سوال پہ حور نے کوئی جواب نا دیا تو وہ اسکا ہاتھ زبردستی کھنچتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا

مجھے ہاتھ مت لگایا کریں گھِن آتی ہے مجھے "اس نے اپنا ہاتھ کھنچا "

قاسم کو اس جملے نے اشتعال دلایا مگر خاموش رہا

اب جب تک میرا کام مکامل نہیں ہو جاتا تمہیں انتظار کرنا ہو گا بہتر "
ہوتا تم اپنا وقت ضائع کیے بنا ہی مجھے ایڈریس بتا دیتی "وہ اسے گاڑی
میں چھوڑتا آگے بڑھ گیا حورحیران و پریشان تھی کیوں کے وہ اسی آفس
میں کام کرتی تھی اس کے دِل میں جو خدشہ تھا شاید وہ سچ ہونے جا رہا
تھا

آفس میں قدم رکھتے ہی اسے باس کا بلوا آ گیا تھا جو اسے میٹنگ کے
متعلق ضروری ہدایت دینے کے بعد میٹنگ ہال کی طرف جانے لگے
حور کو ریفریشمنٹ اور اس کے بعد ہونے والے ڈنر کی ارینجمینٹ کی
ذمہ داری دی گئ تھی

اور جسکا ڈر تھا وہی ہوا میٹنگ حال میں اسکی ملاقات قاسم سے ہوئی تھی
قاسم کے چہرے پہ چھائی حیرت نے اسے شرمندہ کیا تھا وہ اسے اِس
قابل سمجھتا ہی کہاں تھا کے وہ اتنے بڑے آفس کا حصہ بنے اس کے
نزدیک تو وہ کسی عام سے ریسٹورانٹ میں ملازمہ یا پھر کسی گھر میں

نوکرانی کے طور پہ خدمت سَر انجام دے رہی ہوگی

میٹنگ شروع ہو چکی تھی وہ چُپ چاپ ایک کونے میں سر جھکائے بیٹھی تھی اور قاسم کی نظریں بار بار اس کے چہرے پہ پڑتی تھیں

مس حور یہاں پانی موجود نہیں ہے "باس کی آواز پہ وہ فوراً کھڑی " ہوئی تھی اس نے آگے بڑھتے ہوئے سب کے سامنے پانی کی بوتلیں رکھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم اِس بارے میں بعد میں بات کریں گے "باس کی سخت آواز کو " حور کے ساتھ ساتھ قاسم نے بھی سنا تھا جو ساتھ والی کرسی پر ہی بیٹھا تھا

اس کے ہاتھ میں موجود پین پہ گرفت سخت ہوئی تھی

کین یو پلیز گٹ آؤٹ آف مائی سائٹ "اس نے زور سے حور کو "
ڈانٹا جس پے وہ بری طرح سہم گئی سب کی نظریں ان پہ جمی تھیں وہ
آنسو پیتی فوراً کمرے سے باہر چلی گئی

کونگیجولیشنز مسٹر قاسم آپکی پریزنٹیشن بہت اچھی تھی مجھے خوشی ہے "
کے یہ ڈیل آپکو مل گئی "اُنہیں میٹنگ ہال سے باہر آتا دیکھ کر حور فوراً
ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی باس نے قاسم سے رخصت لیتے ہوئے
حور کو اشارہ کر کے کیبن کی طرف آنے کو کہا جو کے قاسم کی نظروں
سے گزرا تھا اسکی آنکھوں میں شعلے جل اُٹھے وہ فوراً کیبن کی طرف
بڑھا تھا

مس حور آپکا یہ نانسینس بیہیویر کس دن ٹھیک ہو گا ایک معمولی سا "

کام بھی آپ نہیں کر پائیں کیا اب اِس نوکری سے دِل اٹھ گیا ہے آپکا
حور سر جھکائے باس کی دانٹ سن رہی تھی "

" آئی ایم سوری سر آئِندَہ ایسی غلطی نہیں ہوگی "

مس حور آپ جانتی ہیں میں آسانی سے معاف کر دینے والوں میں "
سے نہیں ہوں اِس غلطی کی آپکو پنلٹی بھرنی ہوگی" اس شخص کے لہجے
اور تاثرات نے حور اور قاسم کو حیران کیا تھا

" کیا مطلب سر ؟ "

" آج کے ڈنر میں آپکو میرے ساتھ چلنا ہو گا "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ؟ آئی 'ایم سوری سر پر میں ایسے کسی فنکشن کا حصہ نہیں بن "
سکتی "وہ ان آفِیشَل ڈنرز)پارٹیز (کی پہچان رکھتی تھی

دیکھئیے مس حور یا تو آپکو میری بات مانی ہوگی یا پھر آپکی یہ نوکری "
ختم ہو سکتی ہے "حور کو اس فیصلے نے شاکڈ کر دیا تھا مجبورا اسے باس
کی اس آفر کو ماننا پڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پیسوں کی خاطر کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی قاسم غصے سے
کھولتا واپس پلٹ گیا

شام وہ وقت سے پہلے ہی ڈنر کے لیے ہوٹل پہنچ چکا تھا اسکی نظریں
اس منظر کو دیکھنے کے لیے بیچین تھیں جب وہ باس کے پیچھے ہال میں

داخل ہوئی تھی

اسکی سوچ کے برعکس وہ چادر میں لپٹی نظریں جھکائے ہوئی تھی

آپ وقت سے پہلے کیسے پہنچ گئے مسٹر قاسم "باس اس سے خوش " دلی سے ملے تھے

میں اپنے کام کو وقت سے پہلے کرنے کا عادی ہوں یوں غلطی کی " گنجائش کم رہتی ہے "حور نے اسکی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے ایک بار بھی چہرہ اسکی جانب نہیں موڑا تھا

باس نے اسے اپنے برابر والی سیٹ پہ بیٹھانا چاہا جب قاسم وہاں آ بیٹھا

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے میں نہیں چاہتا ہمارے " درمیان کسی کے باعث کوئی ڈیسٹربنس ہو "اسکی بات سمجھتے ہوئے باس نے حور کو دوسری ٹیبل پہ بیٹھنے کو کہا وہ ان سے بالکل رخ موڑے بیٹھ گئی

حور نے ایک بار بھی انکی جانب دیکھا نہیں تھا اسے اپنا آپ ایسی شاندار جگہ پہ بہت کم تر محسوس ہو رہا تھا اور ابراہیم کو تو وہ ایسی دُنیا کی سوچ سے بھی دور رکھتی تھی یہ دُنیا ایک جال تھی جس میں ماموں اور ان کے باعث ان کے گھر والے پھنس چکے تھے وہ ان آرائِش و زبایش اسٹینڈرڈ رکھنے والے لوگوں کو قیدی سمجھتی تھی جنکی زندگی کا ایک ہی اصول تھا اور وہ تھا پیسا انکی نظریں دِل دماغ سب پیسوں کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے اور وہ شکر کرتی تھی کے وہ اور اسکی اولاد اِس قید سے آزاد تھی وہ سادہ پرسکون زندگی میں خوش تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مس حور "باس کے قریب بیٹھنے پہ وہ چونکی تھی وہ فوراً کھڑی ہو گئ "

" جی سر "

" بیٹھیئے میں آپ سے آرڈر لینے آیا تھا "

آئی 'ایم فائن سر مجھے کچھ نہیں چاہیے کیا میں واپس جا سکتی ہوں ؟ "

"

" اتنی جلدی ؟ "

" جی کچھ ضروری کام ہیں مجھے "

" .... مگر "

میں چلتا ہوں آئی ہوپ ہماری ملاقات جلد ہوگی "تبھی قاسم وہاں " آیا تھا اس باس کی نیت کے فتور کو وہ خوب سمجھا تھا

باس اپنی مصروفیت کے پیش نظر اُنہیں روک نہیں پائے تھے اور قاسم کے ایک بار کہنے پہ ہی اُنہیں حور کو جانے کی اِجازَت دینی پڑی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مُٹھیاں بھینچے ڈرائیو کر رہا تھا ہوٹل کا منظر اب بھی اُسکی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا

اسے فرق نہیں پڑتا تھا ابھی وہ کس کے ساتھ کہاں جا رہی ہے

اسکی جان چھوٹی تھی اس کے لیے یہی کافی تھا

قاسم نے اسکی نوکری کے متعلق کئی سوال کیے تھے جس کے جواب میں وہ اسے مختصر سے جواب دے رہی تھی

میری میٹنگ ہے اِس ہوٹل میں چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو " ورنہ یہاں رک کر انتظار کر لو "قاسم نے گاڑی ایک ہوٹل کے باہر روکی تھی حور نے پریشانی سے وقت دیکھا رات کے 10 بج رہے تھے اسے ابراہیم کا خیال آیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں انتظار کر رہی ہوں "قاسم دروازہ زور سے بند کرتا وہاں سے " چلا گیا حور نے فون پہ امی کو گھر دیر سے آنے کی اطلاع دی اور ابراہیم کا حال احوال جان کر فون بند کر دیا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر چکا تھا جب اس نے گاڑی کے قریب ایک شخص کو آتے دیکھا اس نے سہم کر دروزاہ کا لاک تھام لیا

میم آپکو سر اندر بلا رہے ہیں "ویٹر نے کھڑکی بجاتے ہوئے کہا "

" ان سے کہیے میں یہیں انتظار کر رہی ہوں "

" انکی میٹنگ ایک گھنٹہ اور چلے گی اسی لیے انہوں نے آپکو بلایا ہے "

حور نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا یہاں اندھیری پارکنگ میں بیٹھ کر انتظار

کرنا بیکار تھا جانے اور کون آجائے وہاں اسے ڈرانے کو

ویٹر کے ساتھ وہ ہال سے گزر کر کمرے تک پہنچی تھی اس نے حیرت

سے ویٹر کو دیکھا تھا

" یہاں ہے میٹنگ ؟ "

جی سر نے روم بُک کروایا تھا "اس ویٹر نے دستک دی اور چلا گیا "

کچھ ہی دیر میں قاسم نے دروازہ کھولا تھا حور فوراً ایک قدم پیچھے ہٹی

قاسم اسے ایک نظر دیکھ کر آگے بڑھ گیا

حور کو کچھ حوصلہ ہوا تو وہ بھی کمرے میں داخل ہو گئ

سیٹنگ ایریہ سے اسے چند افراد کی آوازیں سنائی دی تھیں قاسم نے اسے دروزاے کی جانب اشارہ کیا جو کے کمرے کا تھا حور نے کمرے میں جاتے ہی دروزاہ بند کیا تھا اس باس کے وہم نے اسے پریشان کر دیا تھا

کچھ دیر بعد کمرے کا دروزاہ کھٹکا تو وہ اپنی جگہ پہ اُچھلی تھی

" ککون . . . . .ہے ؟ "

میں ہوں حور "قاسم کی آواز سن کر اسکا دِل پرسکون ہوا تھا اس " نے فوراً دروزاہ کھولا جیسے ہی قاسم کمرے میں داخل ہوا حور میں دروزاے کی طرف بڑھ گئ

ہم واپس نہیں جا رہے حور "قاسم کی آواز پہ اس کے قدم رکے " تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بہت تھک گیا ہوں آرام کرنا چاہتا ہوں ہم صبح ہی یہاں سے " جائیں گے "وہ اپنا حکم سناتا پیروں کو جوتوں کی قید سے آزاد کرنے لگا حور غصے سے اسے دیکھتی رہی پھر دروازے کا لاک کھولنے لگی

بیکار کی کوششیں مت کرو حور میری بات تم سن چکی ہو "حور نے " اسے گھورا تھا

" مجھے گھر جانا ہے "

میں دادی کو اطلاع دے چکا ہوں "حور کو جھٹکا لگا تھا جانے سب " اس کے بارے میں کیا سوچیں گے وہ شکستا قدموں سے سیٹنگ ایریہ میں آ بیٹھی

رات کا جانے کونسا پہر تھا جب اسکی آنکھ کسی انجانے اِحساس کے تحت کھلی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے بہت قریب ہے باس کا خیال آتے ہی وہ چونکی تھی

کیا ہوا ڈر گئیں ؟ "وہ بیڈ پہ تھی قاسم کے پاس یہ لمحہ اسکا دل دہلا " گیا تھا وہ بہت پیار سے اس کے بال سہلا رہا تھا جب کے وہ صدمے کی زد میں تھی

دور رہیں مجھ سے "اس نے قاسم کے ہاتھ کو جھٹکا تھا "

اب تک وہی تو کرتا آیا ہوں جسکی تم نے ضد کی کیا اب بھی " " میرے احساسات کو پہچان نہیں پائی

نفرت ہے مجھے آپ سے "وہ غصے سے چلائی تھی "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت تو مجھے بھی نہیں مگر یہ احساس مجھے ہمیشہ تمہاری بےوفائی کے " باوجود تمہاری جانب کھینچ لاتے ہیں "اس نے حور کی پیشانی کو چوما اور حور کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی جلتے کوئلے نے اسے چھو لیا ہو وہ فوراً اس سے دور ہٹ کر سیٹنگ میں آ بیٹھی باقی کی رات اس نے جاگتے ہوئے گزاری تھی یہ شخص کبھی اسے بےمول کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نا دیتا تھا اس نے سختی سے اپنے آنسوؤں کو پونچھا تھا

وہ کسی کا سامنا کرنے کو تیار نہیں تھی اِس لیے ہوٹل سے

واپسی پہ اپنی دوست کے کیفے چلی آئی

تم اسے معاف کردو حور دیکھنا یہ پریشانی بھری زندگی کتنی آسَان ہو "

جائے گی تم پے "اسکی دوست زویا نے چائے کا کپ سامنے رکھتے

ہوئے اسے دلاسہ دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش معاف کرنا اتنا آسَان ہوتا زویا یہ میرے بس کی بات نہیں اِس "

" خاندان نے ہر نقصان میرے حصے میں دیا ہے

" تم کوشش کرو حور بھولا دینا مشکل بھی نہیں "

میں اپنے حصے میں آئے ہر نقصان کو بھولا چکی ہوں زویا مگر جب "

" جب ابراہیم کو دیکھتی ہوں مجھے اس شخص کی بیوفائی یاد آنے لگتی ہے

کیا یہ تمہاری ضد نہیں حور جس نے باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے "

" الگ کیا ہوا ہے ؟

یہ میری ضد نہیں ہے میں ابراہیم کو ان جیسا بنانا نہیں چاہتی اور "
تمہیں کیا لگتا ہے وہ شخص اسے اکیلے پال لے گا ماں کی کمی پوری کرنے
کو وہ اپنی منگیتر کو ابراہیم کے سر پہ لا بیٹھائے گا اور پرائی عورت پرائی
" ہی رہتی ہے ماں نہیں بن سکتی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور یہ معاملات جذباتی ہو کر حل نہیں ہوتے آج اگر وہ نرمی کر رہا "
" ہے تو کل کو وہ کسٹڈی کے لیے کیس بھی فائل کروا سکتا ہے

کیسا کیس ؟ "وہ حیران ہوئی تھی "

وہ چاھے تو تم سے ابراہیم کو دو منٹ میں چھین سکتا ہے یہ ثابت کر "
کے اسکی ماں اسے ضروریاتِ زندگی دینے میں ناکام رہی ہے "حور
آنکھیں پھیلائے زویا کو دیکھنے لگی وہ اس نہج تک کبھی سوچ نہیں پائی

تھی

میں ایسا ہونے نہیں دو گی زویا ابراہیم میرا بیٹا ہے اُس پہ کسی کا حق "
نہیں "

اُس پے قاسم کا برابر کا حق ہے تم پلیز میری بات کو سمجھنے کی "
کوشش کرو "حور مزید پریشانی کے ساتھ وہاں سے لوٹی تھی امی اور
ابراہیم سے ملے بنا ہی وہ کمرے میں بند ہوگئ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کئ دن اسی پریشانی میں کٹے تھے آخر کار اس نے نانی سے بات کرنے
کی ٹھانی تھی

نانی مجھ سے میرا بیٹا مت چھینیئے میرے پاس اس کے سوا جینے کی "
کوئی وجہ نہیں "

میں اِس معاملے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں حور اور ویسے بھی "
ابراہیم کو لے کر اب تک سارے فیصلے تم ہی کرتی آئی ہو "اس نے

حیرانی سے نانی کو دیکھا تھا

" آپ بھی انہی کا ساتھ دیں گی "

میں سچ کا ساتھ دیتی ہوں حور اور یہ سچ ہے کے تم اپنی ضد کی "

خاطر ان دونوں کو جدا کر رہی ہو اگر تم ابراہیم کو کھونا نہیں چاہتی تو

" قاسم کو اس کے بیٹے سے ملنے کی اِجازَت دے دو

ایسا نہیں ہو سکتا نانی "وہ آنسو پونچھتی وہاں سے چلی گئ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام میں وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی ابراہیم کو لان میں کھیلتے دیکھ رہی تھی

وہ عام بچوں کی طرح مسکراتا نہیں تھا اس کے چہرے پہ ماں کی طرح

ہمیشہ سنجیدگی اور بے رونکی چھائی رہتی تھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی

جب باہر سے آنے والی آواز نے اسے چونکایا تھا ابراہیم کی بال ٹھیک

نشانے پہ لگی تھی عنایا جو وہاں بیٹھی شام کی چائے کا مزہ لے رہی تھی

اب چائے اس کے برانڈڈ کپڑوں پہ گری نظر آ رہی تھی اور وہ خونخوار لہجے میں ابراہیم کو ڈانٹ رہی تھی جب کے وہ سہما سا چہرہ جھکائے آنسو پونچھ رہا تھا وہ فوراً باہر بھاگی تھی کہ لان میں آتے ہی اسے قاسم دکھائی دیا وہ چُپ کے ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی

قاسم نے ابراہیم کو گود میں اٹھا رکھا تھا اور عنایا پہ برس رہا تھا عنایا کے تاثرات دیکھ کر حور کو ہنسی آئی تھی جسے وہ چھپا گئی

قاسم ابراہیم کو لیے بارے گھر چلا گیا کوئی اور وقت ہوتا تو حور اسے روک لیتی یہ نانی کی کہی باتوں کا اثر تھا کے وہ قاسم کو ایک موقع دینے پہ راضی ہو گئی تھی

وہ انکا حصہ تھا اس گھر پہ حق رکھتا تھا حور نا انکا حصہ تھی نا ان کے گھر کا تبھی وہاں جانے میں اپنی توہین محسوس کرتی تھی ہاں وہ پورے حق اور عزت کے ساتھ اسے لے جائے یہ اسے منظور تھا مگر اسکی اِس سوچ کو قاسم کی بیوفائی نے توڑ کے رکھ دیا تھا اور تب اس نے عہد کیا تھا وہاں نا جانے کا لیکن حالت نے ایک بار پھر سے اس کے سر کو

جھکا دیا تھا ضرورت کی صورت میں

ابراہیم رات گئے لوٹا تھا پہلی دستک پہ ہی حور نے دروزاہ کھولا تھا سامنے قاسم اور اسکی گود میں سر جھکائے ابراہیم کو دیکھ کر اس کے تاثرات نرم پڑے تھے ابراہیم جو دانٹ کے انتظار میں تھا ماں کے کچھ نا کہنے پہ اس کے گلے آ لگا

ابراہیم نے شرمندگی کے باعث اس سے کوئی بات نہ کی اور نا ہی حور نے اس سے کوئی سوال کیا اب یہ معمول بن چکا تھا وہ دو سے تین بار قاسم کے ساتھ باہر جا چکا تھا

ماما وہ انکل کہہ رہے تھے کے کل وہ جا رہے ہیں "رات سونے سے " پہلے اس نے حور کو بتایا تو ایک پل کو وہ حیران رہ گئی

کیا اس نے ابراہیم کو سچ نہیں بتایا تھا

حور نے ابراہیم کے اُداس چہرے کو دیکھا تھا

" تو تم اداس کیوں ہو ؟ "

" کل میری برتھ ڈے ہے وہ وہاں بھی نہیں آئیں گے "

" کیا تم نے اُنہیں انوائٹ کیا ؟ "

" میں بھول گیا "

کوئی بات نہیں ماما ہیں نا آپ کے پاس "حور نے اس کے گال " چومے مگر اسکی اُداسی کم نہیں ہوئی تھی وہ ایک بار پھر سے اُنہیں اپنا عادی بنا کر ان سے دور جا رہا تھا

تم ایک بار پھر قسمت کے دیئے موقع کو ہاتھ سے گنوا رہی ہو حور " نانی کی طبیعت خرابی کے باعث وہ ان سے ملنے وہاں آئی تھی اب "

جب کے حور اور قاسم کے آمنے سامنے سے مامی آگاہ تھیں وہ حور کو
اپنے گھر آنے سے روک نہیں پائی تھیں

میں کیا کر سکتی ہوں نانی پہلے فیصلے لینے والے بھی قاسم تھے اور اب "
" بھی میرے ہاتھ میں کچھ نہیں

اگر وہ بیوقوفی کر رہا ہے تو تم ہی عقلمندی دکھا دو حور روک لو اسے "
" ابراہیم کی خاطر

وہ چاہتے تو میرے کہے بنا بھی ابراہیم کی خاطر رک سکتے تھے مگر "
ان کے اِس فیصلے نے ثابت کر دیا نانی کے ہمارے ہونے نا ہونے سے
" اُنہیں کوئی فرق نہیں پڑتا

اسے فرق پڑتا ہے حور وہ ابراہیم کی بہت فکر کرتا ہے ہاں بیوقوف "
ہے سمجھ نہیں پا رہا کے یہ فکر کوئی بوجھ نہیں فطری ہے تم دونوں
" سے ُسکا تعلق بہت گہرا ہے

آپ نے کتنی آسانی سے اُنہیں بیوقوف کہہ کر سارا بوجھ ان پر سے "

ہٹا دیا نانی مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں ہی ہر شہہ کی قصوروار تھی "

ایسا نہیں ہے حور تم میری بہادر اور عقلمند بیٹی ہو میری ہر امید تم سے جڑی ہے یاد رکھو حور جس رشتے کو بچانے میں قربانی عورت دیتی ہے اسکا اثر نسلوں تک جاتا ہے میں مانتی ہوں تمہارے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے پر کیا تم اپنے بیٹے کو بھی اسکی سزا دو گی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا باپ قاسم ہے یہ بات وہ جلد جان جائے گا اُس دن کیسے سامنا کرو گی اسکا "حور حیرت بھری نظروں سے نانی کو دیکھ رہی تھی آج پھر سے اسکی انا کو کچلنے کا سبق اسے سکھایا جا رہا تھا وہ مایوس سی لوٹی تھی اس رات اس نے اپنے ساتھ ہوئے ہر ظلم کو ایک طرف رکھتے ہوئے صرف ابراہیم کو سوچا تھا جس کے ساتھ وہ اپنی انا اور ضد میں ناانصافی کرتی آئی تھی

آپ ابراہیم کو اس کے باپ سے ملانا چاہتی ہیں نانی تو میں ایسا کرنے "

کو تیار ہوں پر میں اس گھر میں قدم نہیں رکھوں گی جب تک میرے "دِل سے ہر زخم نہیں مٹ جاتا اور یہ ناممکن ہے

اس نے صبح سے ہی ابراہیم کی سالگرہ کی تیاری شروع کر دی تھی آفس سے وہ ریزگنیشن دے چکی تھی ایسے ماحول میں کام کرنا اس کے لیے ناممکن تھا اور آخر کار اس نے زویا کے کیفے میں کھانا بنانے کی حامی بھر لی تھی زویا بھی وقت پہ اسکی مدد کے لیے اپنے کیفے کے حیلپیر بھی لے آئی تھی سارا ارینجمینٹ سیٹنگ ایریہ میں کیا گیا تھا کیوں کے وہ لوگوں کو بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی

ابراہیم نے چہرے پہ اُداسی لیے ان انتظامات کو دیکھا تھا اسکی اُداسی نے حور کے دِل میں موجود خوشی کو جیسے ختم کر دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس شخص سے جڑ جانے کے بعد وہ دونوں یونہی اُداس رہنے لگے تھے

" ابراہیم کیا تم اپنے دوست کو انوائٹ کرنے جاؤ گے ؟ "

" وہ آج جا رہے ہیں "

ہم ان کے جانے سے پہلے آپکی برتھ ڈے کر لیتے ہیں تا کے وہ "

" بھی ہماری پارٹی میں شامل ہو جائیں

سچ "وہ خوشی سے اچھلا تھا "

حور سے اِجازَت لے کر وہ بڑے گھر کی طرف بڑھ گیا

وہ خوشی خوشی لاؤنج کی طرف آیا جسے بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ہر طرف غبارے کھلونے تحفے موجود تھے وہ حیران سا اس بھول بھلیا میں گھوم رہا تھا جب قاسم سے ٹکرایا

اتنی ساری تیاری "اس نے حیرت سے قاسم کو دیکھا تھا "

" سب آپ کے لیے "

میرے لیے ؟ "اسکی آنکھیں پھیل گئیں "

جی آپ کے لیے کیا آپ میرے ساتھ برتھ ڈے سیلیبریٹ کرو "
" گے ؟

ہاں . . . . .پر "حور کی یاد آنے پہ اسکی خوشی ماند پڑ گئی "

میں نہیں کر سکتا "وہ قاسم کی گود سے اُتَر آیا "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" کیوں ؟ "

ماما نے میرے لیے پارٹی رکھی ہے وہاں میرے فرینڈز بھی ہیں میں "
آپکو بلانے آیا تھا اب جا رہا ہوں "وہ دُکھی دِل کے ساتھ پلٹنے لگا جب
قاسم نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

آپ یہاں بھی فیرینڈز بنا سکتے ہو دیکھو کتنے گفٹس لائے ہیں سب "
" آپ کے لیے

ماما کہتی ہیں گفٹس صرف نانی اور بڑی نانی سے لے سکتا ہوں میں "

اور کسی سے نہیں "قاسم کو غصہ آیا تھا

"آپکی بڑی نانی میری دادی ہیں تو آپ مجھ سے بھی گفٹ لے سکتے ہو
"

"آپ میرے ساتھ چلیے ماما اِجازت دیں گی تو میں سب گفٹس لے
"لوں گا

"آپ کہیں نہیں جاؤ گے آج آپ میرے ساتھ برتھ ڈے مناؤں
"گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بابا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ابراہیم "تبھی حور لاؤنج کے دروازے میں نمودار ہوئی تھی ابراہیم
فوراً قاسم کی گود سے باہر آیا تھا

"ابراہیم کہیں نہیں جائے گا "وہ حور کے رستے میں آ کھڑا ہوا

"ابراہیم ایسی آسائشوں کا عادی نہیں اگر اسکی خوشی میں شریک ہونا
چاہتے ہیں تو اس کے گھر آجایئے وہ آپکی معیاری سوسائٹی کا حصہ نہیں

" بنے گا

تمہاری اسی سوچ نے تمہیں مجھ سے دور رکھا اور اب میرے بیٹے پر "

" بھی یہی پابندیاں لاگو کرنا چاہتی ہو

ہم سے دور ہونے کا فیصلہ میری سوچ نہیں آپکا بزنس اور آپکی منگیتر "

" تھی

" حور "

کیا آپ میں اتنی ہمت ہے کے اپنے بیٹے کو سچ بتا سکیں نہیں کیوں "

کے آپ بزدل ہیں اور میں اپنے بیٹے کو سب بتا کے آپ جیسے بزدل

نہیں بنانا چاہتی "وہ واپس پلٹ گئی

آپنے کیوں جھگڑا کیا ان کے ساتھ "گھر آ کر ابراہیم حور پہ خوب "

ناراض ہوا تھا اور زویا نے ابراہیم کا بھرپور ساتھ دیا تھا اسکی سالگرہ

کے باعث حور نے اسے ڈانٹا نہیں تھا اور اس کا وہ خوب فائدہ اٹھا رہا تھا

باقی کی لڑائی کیک کاٹنے کے بعد کریں ؟ "زویا اور ابراہیم حور کو "

گھورتے ہوئے کیک کی طرف بڑھ گئے حور نے موم بتیاں روشن کی تھیں چھری پکڑتے ہوئے اس نے ابراہیم کو تھامائی اور اِس سے پہلے کے وہ کیک کاٹتے اسے اپنے ہاتھ پہ کسی کا لمس محسوس ہوا تھا اس نے چہرہ موڑا تو قاسم کو وہاں دیکھ کر سب شاکڈ رہ گئے

ہیپی برتھ ڈے ٹو ابراہیم "ابراہیم قاسم کو دیکھتے ہی اسکی گود میں " چلا گیا حور نے چھری قاسم کے حوالے کی تھی وہ یہ موقع اسے دینا چاہتی تھی اب تک ابراہیم کی ہر خوشی میں صرف وہی شریک تھی اِس بار قاسم کی باری تھی وہ چُپ چاپ ایک طرف آ کھڑی ہوئی امی نے مسکراتے ہوئے اسکی پیشانی چومی تھی یہ اشارہ تھا کے وہ اپنی خوشحال زندگی کی طرف قدم رکھنا چھاتی ہے

ابراہیم اور قاسم سارا وقت ایک دوسرے میں گم رہے تھے اور پھر اس کے جانے کا وقت آیا تھا ابراہیم نے روتے ہوئے اسے رخصت کیا تھا حور کا دِل جیسے مٹھی میں قید ہو گیا تھا ان ماں بیٹے کا غم ایک تھا اور وہ تھا قاسم وہ دونوں کھڑکی میں کھڑے اس کے جانے کا انتظار کر رہے

تھے تا کے اسکی ایک جھلک دیکھ سکیں جب امی وہاں روتے ہوئے آئی تھیں نانی کی طبیعت بگڑ گئی تھی اُنہیں اسپتال لے جایا جا رہا تھا ابراہیم کو زویا کے پاس چھوڑ کر وہ اسپتال گئی تھی ماموں اور مامی کی غیر موجودگی کے باعث وہاں صرف قاسم موجود تھا عنایا نے یقینا آنے سے انکار کر دیا ہو گا کتنے گھنٹے اسپتال میں یونہی پریشانی کے عالم میں گزرے تھے

آپنے کچھ نہیں کھایا میں کھانا منگوا لیتی ہوں گھر سے "قاسم کے " پاس آتے ہوئے حور نے کہا اس نے ایک پل کو اسے حیران کن نظروں سے دیکھا تھا پھر منع کر گیا اس نے پھر بھی گھر سے چائے اور کچھ سامان منگوا لیا تھا رات سے صبح ہونے کو تھی اور ڈاکٹرز کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی ماموں مامی بھی وہاں پہنچ گئے تھے مامی کی کاٹ دار نظروں نے اسکا دِل دکھایا تھا وہ چُپ چاپ امی کو لیے ایک کونے میں آ بیٹھی

ہم آ رہے تھے کیا ضرورت تھی انہیں بلانے کی ؟ "مامی نے رعبدار " لہجے میں کہا

یہ وقت ان فضول باتوں کا نہیں ہے ماما "قاسم نے اُنہیں غصے سے " ڈپٹ دیا وہ منہ بنا کے رہ گئیں

کچھ دیر بعد نے اُنہیں نانی کے گزر جانے کی اطلاع دی تھی یہ خبر ان کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی ان کے گھر کو جوڑے رکھنے والا ایک اہم ستون گر چکا تھا اب اس گھر کا کیا ہو گا یہ کوئی نہیں جانتا تھا

آج پہلی بار قاسم نے اسے اس گھر کی ذمیں داری اُٹھانے کو کہا تھا کیوں کے وہ ان سب سے زیادہ حور کی ذمہ دار طبیعت پہ یقین رکھتا تھا

وہ سب سنبھال لے گی "مامی اور عنایا کے زوردار احتجاج پہ اس نے " ان لفظوں میں بات تمام کی تھی

مامی اور عنایا نے اس کے ذمہ داری سنبھالنے کا خوب فائدہ اٹھایا تھا طنز کے تیروں سے دن شروع اور ختم ہوتا تھا

حور ہمارے معیار کی ہوتی تب ہی اسے سب سے متعارف کرواتے " سب کی نظر میں اسکا تعلق امی سے تھا اور یہ تعلق وہیں تک رہے تو بہتر ہے "ماموں کی بات کو کاٹتے ہوئے مامی نے سختی سے کہا تھا حور کے نام کا چرچا ان دنوں خوب بڑھ رہا تھا اور وہ اِس چرچے کو کوئی نام نہیں دینا چاہتی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نانی کے چالیسواں کے بعد مامی نے قاسم کی شادی کا شور مچا ڈالا اور سمائرہ کو پاکستان لانے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا تھا

میرا بیٹا تم سے تو اپنا حق لے سکتا ہے مگر تمہیں اِس گھر سے اور " قاسم سے کبھی کوئی حقوق نہیں ملیں گے "حور کو ایک بار پھر اسکی چھوٹی سی دُنیا میں واپس بھیج دیا گیا تھا کیوں کے اسکی ضرورت پوری ہو چکی تھی

ماما میرے فرینڈ کی شادی ہو رہی ہے ؟ "حور ابراہیم کے سوال پہ "
ششدار رہ گئی

" کس نے کی آپ سے یہ بات ؟ "

کل میں کھیل رہا تھا وہاں وہ آنٹی بیٹھی تھیں جنسے اُس دن ہمارا "
جھگڑا ہوا تھا وہ اپنی فرینڈ سے کہہ رہی تھیں کے انکل شادی کرنے
" والے ہیں

اپنے انکی بات سنی ؟ "حور نے اسے گھورا تھا "

" نہیں ماما میں نے سنا نہیں میرے کانو نے سنا "

ھمم تو اس کا مطلب ہے کے اب آپ کے کانو کو سزا دینی پڑے گی "
ابراہیم نے فوراً کان پکڑ لیے "

" آئی ' ایم سوری دوبارہ ایسا نہیں ہو گا "

" گڈ "

ماما شادی کیا ہوتی ہے ؟ "حور نے اسے پھر سے گھورا تھا "

" ابھی آپ چھوٹے ہو آپکو سمجھ نہیں آئے گا "

اچھا بڑا ہو گیا تو میری بھی شادی ہو جائے گی ؟ "اب کے حور کی " آنکھیں پھیل گئیں

بہت بولنے لگے ہو ابراہیم "ابراہیم جلدی سے اس کے گلے لگ گیا " کہیں وہ سچ میں سزا نا سنا دے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟ "انکی ملاقات زویا کے کیفے میں ہوئی تھی " جہاں وہ سائرہ کے ساتھ آیا تھا حور کو وہاں دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا

یہ میری دوست کا کیفے ہے میں یہاں کام کرتی ہوں "اس نے " آگے بڑھتے ہوئے سائرہ سے ملاقات کی تھی جو اس سے مل کر خوش ہوئی تھی

کیا آرڈر کریں گے آپ ؟ "اس نے مینو کارڈ ان کے سامنے رکھا" تھا جسے قاسم نے بنا دیکھے ہی سمائرہ کی طرف بڑھا دیا

" مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا یہاں کی بیسٹ ڈش جو ہے وہی لے آئیں " حور کے جاتے ہی قاسم نے سمائرہ کو وہاں سے چلنے کو کہا تھا مگر وہ اس کیفے کے ماحول میں اتنی محو ہو چکی تھی کے واپس پلٹنے کا کوئی اِرادَہ نہیں تھا جبکہ حور پہ جمی چند بے باک نظریں قاسم کو اشتعال دلا رہی تھیں اپنے اندر اس تبدیلی کو وہ کافی عرصے سے محسوس کر رہا تھا مگر سمجھنے سے قاصر تھا

کچھ ہی دیر میں حور کافی اور سینڈوچیز لیے وہاں آئی تھی سمائرہ نے اس میل کا خوب لطف اٹھایا تھا جب کے قاسم کے حلق سے ایک نوالہ نہیں اترا تھا یہ لڑکی دن با دن آزمائش بنتی جا رہی تھی جس سے جان چھڑانی ہے یا اَپنانا ہے وہ تہہ نہیں کر پا رہا تھا

چلیں ؟ "سائرہ کا لنچ مکامل ہوتے ہی قاسم اپنی جگہ سے اٹھا تھا وہ "

بِل کاؤنٹر پہ جمع کروانے گیا جب زویا کے ساتھ حور کو کھڑے پایا

قاسم بھائی آپ پہلی بار ہمارے کیفے آئے ہیں یہ اِسپیشَل ڈیل ہم نے "

آپ کے لیے پیک کر دی ہے اسے ضرور چکھیئے گا "قاسم نے بمشکل

مسکراتے ہوئے وہ بیگ تھاما تھا جب کے نظریں اسے مکمل نظرانداز

کیئیے کھڑی حور پہ جمی تھیں

" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابراہیم "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا امی کو فون کردو ابراہیم کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے "سوال "

مکمل ہونے سے پہلے ہی حور بول اٹھی تبھی سائرہ وہاں آئی تھی قاسم

اسے گھورتا سائرہ کو لیے وہاں سے چلا گیا

سائرہ کو اس کے گھر چھوڑ کر ابراہیم کی ساتھ وہ اپنے گھر آ گیا اس نے

زویا کے دیئے بیگ سے کھانا نکال کر ابراہیم کے سامنے رکھا جسے وہ شوق سے کھانے لگا

یہ کیا ہے ؟ "ابراہیم کی نظر بیگ میں موجود کاغذ پہ گئی تھی قاسم " نے اس سے وہ بیگ تھاما تھا

کچھ ضروری بات کرنی ہے آج شام میں گھر پہ آپکا انتظار کروں گی "

حور قاسم "اس لیٹر کو پڑھ کر وہ جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا وہ بار بار ان الفاظ کو خاص کر اس نام کو پڑھ رہا تھا اس نے کاغذ کو لپیٹ کر جیب میں رکھ لیا

ابراہیم کے ساتھ دن گزارنے کے بعد وہ حور کی واپسی پر اسے لیے اس کے گھر آ گیا پھوپھو موجود نہیں تھیں وہ وہیں سے پلٹنے لگا جب حور اسے روک گئی وہ دونوں کھڑکی کے پاس آمنے سامنے بیٹھے تھے

" کیا کہنا چاہتی ہو تم ؟ "

میں بات کو طول نہیں دو گی مجھے ابراہیم کو لے کر آپکا فیصلہ جاننا "

ہے "وہ حیران ہوا تھا

" کیسا فیصلہ ؟

میں نے سنا ہے کے آپ شادی کر رہے ہیں مجھے اِس بات سے کوئی "

اعتراض کوئی غرض نہیں مگر آپ کے اِس فیصلے سے پہلے میں ابراہیم

" کے مستقبل کو لے کر چند باتوں کی یقین دہانی چاہتی ہوں

" تمہیں جو کہنا ہے صاف صاف کہو "

میں چاہتی ہوں ابراہیم آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں رہے "وہ "

شاکڈ رہ گیا

اسکی اسکولنگ سے لے کر ضروریات زندگی تک کی ذمہ داری آپ "

" اُٹھائیں

یہ تمہارا ہی فیصلہ تھا کے اسے ہم جیسے معیاری لوگوں سے دور رکھو "
گی اب جب کے میری زندگی میں کوئی اور شامل ہونے جا رہا ہے تو تم
" اپنے حقوق کا تحفظ چاہتی ہو ؟

میں نے اپنا ذکر کہیں نہیں کیا میں ابراہیم کی بات کر رہی ہوں "
میرے فیصلے کو ہمیشہ میری ضد اور انا ٹھرا کر آپ اپنی زیمہ داریوں سے
دور بھاگتے رہے اب اگر آپ اسے اپنی زندگی میں آئندہ دیکھنا چاہتے ہیں
" تو اسے اپنے ساتھ لے جایئے

کیا تم ابراہیم کی کسی اور عورت کے ہاتھوں تربیت ہوتے دیکھ لو گی "
ہو سکتا ہے ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں تم کئی سال اسکا چہرہ نا دیکھ
سکو "حور کا دِل ایک پل کو سہما تھا پھر خود کو مضبوط کرتے ہوئے بولی

"میں رہ لوں گی ابراہیم کی خوشی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں "

ٹھیک ہے تم ابراہیم سے بات کر لو شادی کے فوراً بعد ہم اسے اپنے"
ساتھ لے جائیں گے

وہ جا چُکا تھا

حورگہرا سانس لے کے رہ گئی یہ ایک مشکل مرحلہ تھا اپنی بچی کُچی قدر و قیمت وہ اس فیصلے کے بعد مکمل ختم کر چُکی تھی مگر اپنی وجہ سے وہ ابراہیم کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادی کے تمام انتظامات بڑی دھوم دھام سے کیے گئے تھے اس دوران حور اپنا زیادہ وقت کیفے پہ دینے لگی تھی ابراہیم کو اس نے قاسم کے گھر بھجوا دیا تھا اس سے دور رہنا ہر گزارتے پل کے ساتھ ناممکن بن

رہا تھا مگر وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتی تھی

آخر وہ دن آ ہی گیا تھا جب سمائرہ کو قاسم کی دلہن بن کر اس گھر میں جانا تھا یہ حق وہ بھی رکھتی تھی مگر ایک مڈل کلاس کم پڑھی لکھی بیوقوف جذباتی لڑکی قاسم کا آئیڈیل کبھی نہیں رہی تھی تبھی وہ چُپ چاپ اپنے ہر حق سے دستبردار ہو چکی تھی

اس دن وہ صبح جلد ہی کیفے آ گئی تھی اور اسکا اِرادہ وہاں سے واپسی پر زویا کے پاس ٹھہرنے کا تھا جب اسے کسی نمبر سے کال آئی تھی

تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھی ؟ "اِس وقت وہ زویا کے کیفے میں" موجود تھیں سمائرہ کا اسے یوں بلانا اسے پریشان کر رہا تھا

"مجھے تم سے سچ جاننا ہے حور"

کیسا سچ ؟ "وہ حیران تھی یہ اسکی اور سمائرہ کی پہلی ملاقات تھی مگر"

سمائرہ کی آنکھوں میں موجود تاثرات ظاہر کر رہے تھے جیسے وہ اسے بہت اچھے سے جان چکی ہے اسکی جانچتی نظروں نے حور کا دِل سہما دیا تھا

تم اور قاسم .... تم دونوں کی شادی ہو چکی ہے ؟"

حور پر وہ الفاظ پہاڑ کی مانند گرے تھے "

دیکھو حور سچ کہنا میں سب جان چکی ہوں آئی 'ایم سوری یہ تم"

"لوگوں کی پرائوسی تھی مگر عنایا نے مجھے سب سچ بتا دیا حای

عنایا ؟ "اسے جھٹکا لگا تھ"

ہاں عنایا کے دوست نے اسے شادی کے نام پر بہت بڑا دھوکہ دیا جو"

میں جان گئ اور اِس بات کو راز رکھنے کے لیے اس نے مجھے تم دونوں کی شادی کے بارے میں بتایا

ہاں سچ ہے سمائرہ کے ہماری شادی ہو چکی ہے مگر یہ صرف ایک"

کاغذی رشتہ ہے جس سے ہمارے احساسات اور جذبات کبھی نہیں جُڑے ایک نامی رشتہ جسے نانی نے جوڑا اور اب جب کے وہ جا چکی ہیں یہ رشتہ بھی یونہی چلا جائے گا منوں مٹی تلے دب جائے گا اور یقین رکھو تمہاری زندگی پہ میرا کوئی اثر نہیں پڑے گا"

" اور ابراہیم ؟ کیا تم اسے بھی یونہی دور رکھو گی اس کے باپ سے ؟"

"میں ابراہیم کو قاسم کے حوالے کر چکی ہوں"

تو تم اتنی لمبی زندگی اکیلے کاٹنے کا فیصلہ کر چکی ہو ؟ یا پھر تم نے" " بھی قاسم کی طرح اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا ہے ؟

حور نے شاک اسے دیکھا تھا

یہ رشتہ چاہے کبھی مضبوط نہیں رہا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کے" میں نے اپنی نانی کے کہے سے بغاوت کی ہے میری زندگی میں جس شخص کو آنا تھا وہ آ کر جا چکا ہے اب اور کسی کی گنجائش نہیں اور کسی اور کے حوالے زندگی کرنے سے بہتر ہے میں اپنی جان دے دو "وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی جب سمائرہ نے اسے روکا تھا

"............. میرا ایک کام کرو گی حور"

اِس وقت ہال شور سے گونج رہا تھا ہر طرف مہمانوں کی چہل پہل تھی ابراہیم خوبصورت شہزادے سی شخصیت لیے بلیک تھری پیس میں ملبوس قاسم کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا وہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں گھبرا رہا تھا دلہن کو قاسم کے پاس لا کر بٹھایا گیا تھا اس کے چہرے پہ پڑے لال دوپٹے کو دیکھ کر قاسم مسکرایا تھا وہ پاکستانی کلچر کی خاص شوقین نہیں تھی مگر آج اسے اس روایتی لباس میں دیکھ کر قاسم کا دِل زوروں سے دھڑکا تھا

بہت خوبصورت دِکھ رہی ہو "اس نے آہستہ سے سائرہ کے کان میں" سرگوشی کی تھی جلد ہی نکاح پڑھوا دیا گیا تھا ہر طرف مبارکباد کا شور تھا قاسم مسکراتا ہوا ڈھیر سارے مہمانوں سے ملا تھا

تبھی مامی اشتعال انگیز سی سٹیج پہ آئیں اور آگے بڑھتے ہوئے دلہن کا گھونگھٹ اُلٹ دیا وہ چہرا دیکھ کر جیسے سبکو سانپ سونگھ گیا تھا پھر لوگوں کے درمیان حیران کن نظروں کے تبادلہ کے ساتھ ساتھ سرگوشیاں ہونے لگیں

قاسم اور ابراہیم شاکڈ سا چہرا جھکائے بیٹھی حور کو دیکھ رہے تھے

ناہنجار کیا کر رہی ہی تُو یہاں میرے بیٹے کی خشیوں کو آگ لگانا چاہتی ہے؟ "وہ مامی کے شدید قسم کے الزامات کی زد میں آچکی تھی

دیکھیئے آپ سب ان ماں بیٹی کی مکاریوں کو پہلے ساری زندگی اسکی" ماں نے اپنے بھائی کو مٹھی میں کیئیے رکھا اور اب بیٹی ماں کے نقشِ قدم پہ چلنے کو تیار ہے پیسے کی لالچ نے تو جیسے انکی نظر میں ہر رشتے کا فرق مِٹا دیا ہے "حور کی والدہ نے بےبسی سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا جو ہمیشہ کی طرح آج بھی خاموش تھے وہ مایوس سی چہراہ جھکا گئیں اُس مجمع میں انھے سمجھنے والے افراد کم اور ان پہ سوال اُٹھانے والے

زیادہ تھے

ان بےباک سرگوشیوں نے ماں بیٹی کو کچھ کہنے کے قابل نہ چھوڑا تھا

قاسم وہ تماشا زیادہ دیر برداشت نہ کر سکا تبھی وہاں سے پلٹنے لگا جب سمائرہ اسکی راہ میں آ کھڑی ہوئی

یہ سب کیا ڈرامہ ہے سمائرہ ؟ "قاسم اس کے مقابل آیا تھا"

عنایا کیا تم سب کو سچ بتانا چاہو گی "اس نے اپنے پیچھے سر جھکائے" کھڑی عنایا کو مخاطب کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اج تم ہر سچ جان جاؤ گے قاسم ساری زندگی تمہاری ماما نے تمہیں" جن نفرتوں کے ساتھ پروان چڑھایا ہے آج انکا سچ بھی جان جاؤ گے

صاف صاف بات کرو "مامی جی کے ساتھ ساتھ سب شاکڈ سے اُنہیں" دیکھ رہے تھے

تمہاری ماما نے ساری زندگی تمہیں اِس بات کی خبر نہیں ہونے دی"

کے تمہارا رشتہ بچپن سے حور کے ساتھ تہہ تھا کیوں کے وہ چاہتی تھیں کے انکی بہو ایک امیر خاندان کی لڑکی بنے جو انکی دولت اور اسٹیٹس کو دگنا کر دے اور اپنے اِس پلان میں کامیاب ہونے کے لیے اُنہیں حور اور اسکی فیملی کو راستے سے ہٹانا تھا حور کے پاپا کی ڈیتھ کے بعد ان کے لیے یہ کام آسان ہو گیا تھا انہوں نے تمہارے دِل میں تمہاری دادی پھوپھو اور حور کو لے کر اتنی نفرت بھر دی کے اگر کل کو تمہارے پاپا تم سے حور کے رشتے کا مطالبہ کرتے تو انکار تم خود کرتے اور یوں تمہاری ماما بھی ہر الزام سے بچ جاتیں لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا تمہاری دادی کو تم دونوں کو ایک کرنے کا وسیلہ بنایا گیا مگر حور کے دِل میں تم لوگوں کی بیزاری اور تمہارے دِل میں اسکی نفرت نے اِس رشتے کو کمزور کر دیا اور تمہاری ماما اور بہن کو پھر سے اِس رشتے کو توڑنے کا موقع مل گیااور تمہیں بدگمان کرنے کو وہ چال چلی گئی جس کے مطابق حور کا کسی کے ساتھ افئیر تھا لیکن اِس بار قصوروار تم بھی تھے جو بنا تصدیق کیے اُن باتوں پہ یقینلے آئے "حور کا دل اُن الزامات نے توڑ ڈالا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے مجھ سے سچ چھپایا تم نے سوچ بھی کیسے لیا کے کسی کی دُنیا"
اجاڑ کر تم اپنی خوشیوں کا محل کھڑا کر سکتے ہو خیر میں سچ کبھی نا جان
پاتی اگر اس رات ہوٹل میں عنایا کو یوں کسی کے ساتھ روم کی طرف
جاتے نا دیکھتی "ان گھر والوں پہ جیسے آفت ٹوٹ پڑی تھی سب کی
شاکڈ نظریں عنایا پہ ٹکی تھیں

عنایا کسی اور کو پسند کرتی تھی اور وہ بھاگ کر شادی کرنا چاہتی تھی"
کیونکہ وہ جسے پسند کرتی تھی وہ ایک عام سا شخص تھا اور عام لوگ
تمہاری ماما کو پسند ہی نہیں عنایا نے اپنے راز کو چھپانے کی خاطر تمہاری
شادی کے راز سے پردہ اٹھا دیا یہ قسمت کا ہی کھیل تھا ورنہ تمہارے
رشتے کو ختم کرنے کی ایک اور سازش شروع ہو چکی تھی اور اِس بار
حور کے دشمن ضرور کامیاب ہوتے کیوں کے خود کو بچانے کی خاطر اور
حور کے کردار کو دوبارہ مسخ کرنے کو عنایا یہ الزام حور کے سر دینے
والی تھی "حور نے شاکڈ نظروں سے سمائرہ کودیکھا جب کے قاسم کی

غصے سے مُٹھیاں بھینچ گئی کیسے وہ تمام زندگی ان لوگوں کے ہاتھوں کھلونا بنا رہا تھا"

مجھے افسوس ہے اِس گھر کے مردوں پر جو اپنے رشتوں کو بنا کر نا رکھ سکے اور میں ایسے گھر کا حصہ نہیں بن سکتی جہاں عورت کی عزت کا کوئی محافظ نا ہو "ثمائرہ سب کہہ دینے کے بعد جا چکی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماموں کی حالت ایسی ہو چکی تھی کے وہ بنا کچھ کہے حور کے سر پہ ہاتھ رکھتے وہاں سے چلے گئے مامی اپنی صفائی دینے کو ان کے پیچھے چل دی امی ابراہیم کے ساتھ گھر واپس لوٹ چکی تھیں مہمان تماشا ختم ہوتے ہی اپنی راہیں لینے لگے اب وہاں قاسم حور اور عنایا موجود تھے

"مجھے معاف کر دیں پلیز

عنایا شرمندہ سی ہاتھ جوڑے ان دونوں سے معافی طلب کرنے لگی

قاسم جو اشتعال میں اسکی طرف بڑھا تھا حور نے ہاتھ تھام کر اسے روک لیا

میں جانتی ہوں قاسم کی طرح تم بھی ہمیشہ مامی کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنی تمہارے دِل میں بھی میرے لیے اتنی ہی نفرت تھی مگر میرا دِل آپ سب کو لے کر ہمیشہ صاف رہا ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں عنایا اور میرے معاف کر دینے کے بعد تمہیں کسی سے معافی مانگنے کی ضرورت ناحی "وہ شکر گزار ہوتی حور کے گلے لگی تھی

حور نے اسے دلاسہ دیا اور وہاں سے بھیج دیا

میں " . . . . .وہ سر جھکائے الفاظ کو ترتیب دینے لگا"

میں نے آپکو بھی معاف کیا قاسم "اس نے شاک سے حور کو دیکھا تھا"

اج تمام شک اور نفرت دور ہو گئی ہے اِس لیے آپ بھی بیتی باتوں"
کو بھول جائیں "قاسم نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما تھا

کیا تم بھی سب بھلا دو گی ؟ میں جانتا ہوں میرا ظلم چھوٹا نہیں پر کیا"
تم بھی سب بھول کر میرے ساتھ ایک نئ زندگی شروع کرنا چاہتی ہو
؟ میں وعدہ کرتا ہوں آئِندَہ کبھی اپنے اور تمہارے درمیان کسی فرق
کسی معیار کو آنے نہیں دو گا ہمارے درمیان صرف ایک رشتہ ہو گا
"محبت کا رشتہ

" محبت ؟ یہ کب کی بات ہے؟"

جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا "حور شاک سی قاسم کو دیکھ"
رہی تھی ناممکن تھا مگر اس کے الفاظ پہ دِل اور دماغ ایک ساتھ یقین
لائے تھے معیار کی وہ دیوار جو ان کے درمیان ہائل کی گئی تھی اس
کے دشمنوں کے ساتھ ساتھ آج وہ بھی ٹوٹ گئی تھی اور جیت اسے ملی
تھی

وہ ابراہیم اور قاسم کا ہاتھ تھامے اُس بڑے گھر کے سامنے کھڑی تھی

آج اسے اُسکا اصل مقام اصل پہچان مل گئی تھی وہ اپنے رب کی شُکر گزار تھی جس نے اُسے ہر آزمائش میں سرخرو کیا تھا

اپنوں کو معیار کے ترازو میں تولنے والا ہر شخص دراصل اپنی اُوقات ظاہر کرتا ہے

معیار چیزیں جانچنے کو ہے انسان جانچنے کو نہیں

❤️ ختم شدہ ❤️

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews